صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 7 جنوری 2020ء بمطابق 11 جمادی الاوّل 1441 ہجری، بعد از دوپہر دو بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

قٰلَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِیۡنَO قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّیۡنَO قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا لَّوۡ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَOاَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَO فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ O وَمَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَO وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ۔

(ترجمہ): پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا "بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے؟۔ وہ کہیں گے "ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھیرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے"۔ ارشاد ہو گا "تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ہونا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟"۔ پس بالا و برتر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا۔ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔ اے محمدؐ، کہو، "میرے رب درگزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے۔ و آخِرُ الدَّعوَانا أَنِ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ میں اپنی اور اپنی اسمبلی کی طرف سے جناب احمد بلال محبوب، صدر PILDATاور جناب فہیم خان صاحب، کو اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں، بلال صاحب پارلیمینٹری سسٹم پر ایک مکمل کتاب ہیں۔ امید ہے آنے والے دنوں میں ہم ان کے ادارے سے مزید استفادہ حاصل کر سکیں گے، کوئسچنز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔ کوئسچنز آور کے بعد پیش کر لینا، کوئسچنز آور کے بعد کر لیں تو پھر آپ کے اپنے لوگ کہہ رہے ہیں تو میں کیا کروں؟ کوئسچنز آور کے بعد کر لیں خیر ہے کوئسچنز آور کرتے ہیں پھر کرتے ہیں کوئسچنز آور کے بعد فوراً دے دوں گا، کوئسچنز آور کے بعد فوراً دے دیں گے، اب کوئسچنز آور ہے جو کوئسچن ہے وہ پھر بھی آپ ہی کا نمبر ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4252، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 4252 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ بی آر ٹی کی تعمیر کے لئے تین کمپنیوں کو جوائنٹ وینچر ٹھیکہ جات دیئے گئے ہیں؛

(ب) آیایہ درست ہے کہ کیلسن (Calson) کو بھی ٹھیکہ دیا گیا ہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہی کہ نیب کے ساتھ مذکورہ مالکان اور کمپنی نے پلی بارگین کی تھی؛

(د) اگر (الف) و (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو Black listed کمپنی اور نیب زدہ کمپنی / افراد کو کس قانون کے تحت ٹھیکہ دیا گیا نیز ٹھیکہ جات دیتے وقت اس بات کا خیال کیوں نہیں رکھا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں۔ بی آر ٹی کوارِیڈور کی تعمیر کا ٹھیکہ مندرجہ ذیل تین چائینز و پاکستانی کمپنیوں کے جوائنٹ وینچر کو دیا گیا:

نمبر شمار	پیکیجز کی تفصیل	نام تعمیراتی فرمز جن کو ٹھیکہ دیا گیا
1۔	پروکیورمنٹ آف سول ورکس از چمکنی تا فردوس سنیما (Package-1, Lot-1/Reach-1)	M/s SGEC-Maqbool-Calson (JV)

2-	پروکیورمنٹ آف سول ورکس فردوس سنیماتا امن چوک(Package-II/Reach-II)	Ms CR 21G -Maqbool-Calson (JV)
3-	پروکیورمنٹ آف ورکس از گورہ قبرستان (پوسٹ امن چوک) تا کینسر ہسپتال حیات آباد (Package-1, Lot-II/Reach-III)	M/s CR 21G Maqbool-Calson (JV)

(ب) جی ہاں۔ M/S Calson کمپنی بھی مذکورہ بالا جوائنٹ وینچر کمپنیوں کے اشتراک میں شامل ہے۔

(ج) پی ڈی اے M/s Calson نیب کے درمیان ہونے والی ڈیل سے ناواقف ہے۔

(د) مندرجہ بالا کمپنیوں کو ایشین ڈیویلپمنٹ(ADP) کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق انٹرنیشنل کمپنیوں بیڈنگ کی بنیاد پر ٹھیکہ جات دیئے گئے ہیں، یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ ٹھیکہ دیتے وقت لوکل کمپینوں بشمول M/S Calson کے پاس پاکستان انجینئرنگ کونسل (PEC) کی رجسٹریشن موجود تھی اور(PEC) کی ریکارڈ کے مطابق M/S Calson بلیک لسٹ نہیں تھی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، ایک تو ایسا لکھا ہوتا ہے جیسے کہ بندہ کہے کہ پتہ نہیں ہم اب اس عمر میں آ گئے ہیں کہ اب صحیح طور پر دیکھ نہیں سکتے ہیں سر، یہ کوسچن نمبر ہے 4252، اس میں میں نے یہ بی آر ٹی کے بارے میں پوچھا ہے کہ یہ کس کس کمپنیوں کو دیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، جواب بڑا گول مول ہے اور ایسا گول مول ہے کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی کہ یہ بی آر ٹی جو کہ ایک تنازعہ بنائی ہوئی ہے، ایک تو خیبر پختونخوا کے لوگوں کے لئے مسئلہ بنا ہوا ہے، کاروباری لوگوں کے لئے مسئلہ بنا ہوا ہے، اس میں میرا جو کوسچن آیا ہے اس میں یہ مجھے کہتے ہیں کہ ہم نے دو کمپنیوں کو ٹھیکہ دیا ہے اور میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا ان میں سے نیب کے ساتھ کسی کی بارگین ہوئی ہے؟ تو یہ آگے سے مجھے جواب ملتا ہے کہ ان کے بقول کسی نیب سے کوئی بارگین نہیں ہوئی لیکن جناب سپیکر صاحب، معذرت کے ساتھ جس نے بھی مجھے جواب دیا ہے، میں اس سیکرٹری کے لئے یا اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے تالی بجاتی ہوں کہ انہوں نے جو کمپنی ہے جس کے بارے میں میں نے پوچھا ہے، وہ مقبول اینڈ کو ہے جس کا یہاں پر ذکر بھی نہیں ہے، جو کہ پنجاب میں بالکل پنجاب میں وہ Black listed ہے اور اس نے نیب کے ساتھ بارگین کر کے Convicted ہے اور اس کو یہ ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہیں سے آپ اس کوسچن کی Importance کا اندازہ لگا لیں کہ ہمیں جواب کیا ملتا ہے، اگر ہم سٹڈی کر کے نہ آئیں تو یہ تو کہیں گے کہ بس ٹھیک ہے جی، سب

اچھا' کی بات ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میری آپ سے گزارش ہوگی کہ اس پر جو سپلیمنٹری لینا ہے وہ آپ لے لیں لیکن اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب احمد کنڈی: سر، ایک سپلیمنٹری سر۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، سپلیمنٹری، خوشدل خان صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر، میں اپنی Sister نگہت کا بہت مشکور ہوں اور حقیقت میں میں اس کو دیکھ رہا تھا It is very important Question لیکن ان کا جو Reply ہے وہ بالکل گول مول ہے سر، آپ ملاحظہ فرمائیں، انہیں جو جواب دیا گیا ہے، میں اس کو پڑھ لیتا ہوں، وہ یہ کہ پی ڈی اے کو M/s Calson نیب زدہ ہونا نظر بھی نہیں آرہا ہے، مطلب کہ وہ ناواقف ہیں، یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ والے یہ کہہ رہے ہیں، پی ڈی اے والے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس سے ناواقف ہیں کہ آیا یہ بلیک لسٹ ہے یا نہیں؟ اور یہ دو کمپنیاں ہیں، ایک Calson ہے اور ایک Maqbool والا ہے اور سر، میں آپ کی توجہ ہائی کورٹ کے فیصلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ہمارے چیف جسٹس نے اسی Subject پر ایک Judgment دی ہے اور وہ Writ Petition No. 2520, 2019 کا ہے اور یہ 14 نومبر 2019 کو Decide ہو گیا اور انہوں نے وہاں پر ڈیکلیئر کیا ہے کہ یہ دونوں کمپنیاں Black listed ہیں، تو آیا ہم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھتے ہیں، ہم سیکرٹری سے پوچھتے ہیں کہ کس طرح آپ نے ان کو ٹھیکہ دیا ہے کہ آپ کو انفارمیشن نہیں ہے کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ناواقف ہوں، What means ناواقف، آپ کی اتنی مطلب ہے Efficiency ہے کہ آپ اتنا بڑا ٹھیکہ دے رہے ہیں اور آپ کو پتہ نہیں ہے کہ یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ پی ای سی کی اس کے پاس رجسٹریشن ہے، پی ای سی کی رجسٹریشن تو سب کے پاس ہے، تو سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ It is very important Question، یہ ایک ناکام منصوبہ ہے، یہ گزشتہ حکومت کا ہے اور یہ ہمارے صوبے کی معیشت کو بری طرح متاثر کر سکتا ہے، لہذا میں اس ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اوکے، لاء منسٹر صاحب، آپ ریسپانڈ کریں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب احمد کنڈی: اس پر جی میرا بڑا معصومانہ سپلیمنٹری سوال ہے اور وہ سوال یہ ہے کہ جناب سپیکر، جب کوئی کنٹریکٹ کا Agreement signed ہوتا ہے تو اس کی Pre-requisite performance guaranteed contractor employer کو Submit کرے گا، اس میں وہ Performance security fake ہے جس کے اوپر ایمپلائر نے باقاعدہ لکھا ہے، ایشیئن بینک نے لکھا ہے۔ بینک آف ویسٹ انڈیز سے بنی ہے، Republic of Gambia سے بنی ہوئی ہے اور میں یہ سوال پوچھتا ہوں کہ ورک آرڈر مارچ 2018 میں ملا ہے اور پرفارمنس سیکورٹی اگر Fake ہو تو کنٹریکٹ Sign نہیں ہو سکتا، خدارا Sir being the custodian of the House یہ لوگ ہمیں جواب نہیں دیتے، ہمارے پاس کوئی بندوق نہیں ہے، جناب سپیکر، یہی سوال و جواب ہے جس کے ذریعے ہم انفارمیشن لیتے ہیں، یہ Guarantee fake ہے جس پر پی ڈی اے نے ابھی کنٹریکٹر کو باقاعدہ لکھا ہے کہ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ مارچ کا جو ورک آرڈر انہوں Sign کیا تھا، آیا اس وقت یہ پرفارمنس گارنٹی کیوں چیک نہیں ہوئی ہے اور اس کو کیوں نہیں دیکھا گیا اور کنٹریکٹ کیوں Sign ہوا، یہ تمام Lots میں ہوا ہے، جتنا بھی سول ورک ہے، اس میں Maqbool and Calson involved ہیں جناب سپیکر، اور یہ ڈیپارٹمنٹ کی غلطی ہے کہ Performance security fake ہونا بہت بڑا جرم ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترم اکرم خان درانی صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کو خود بھی معلوم ہے، بڑا اہم مسئلہ ہے اور میرے خیال میں کچھ عرصے سے پورے پاکستان کے میڈیا پر ہر رات ٹاک شوز میں بھی آتا ہے۔ ابھی یہ سوال جو نگہت بی بی نے کیا ہے بڑا اہم ہے، میں اس لئے کھڑا ہوا کہ آپ دوبارہ پھر منسٹر صاحب سے کہیں گے اور پھر آپ ووٹنگ کے لئے Put کریں گے کہ یہ کمیٹی کو جائے یا نہ جائے؟ تو پلیز وہ چیز جس کی پرفارمنس گارنٹی، وہ بھی اور اس کی وہ موبلائزیشن گارنٹی کی بھی تصدیق آئی ہے کہ وہ بوگس ہے، تو ابھی آپ مہربانی کر کے اس کو سیدھا کمیٹی میں بھیج دیں، چونکہ اگر یہاں پر منسٹر اٹھیں اور وہ کہیں کہ نہیں کمیٹی کو نہ جائے اور آپ پھر ووٹنگ کر دیں تو پھر 145 بندوں کا تو مقابلہ نہیں ہو سکتا ہے، پھر ہم یہ سمجھیں گے اور ابھی ہمیں معلوم ہے کہ ایک دفعہ جب نیب والوں نے انکوائری شروع کی تو سپریم کورٹ سے Stay لیا، ابھی جب ایف آئی اے انکوائری کر رہی ہے تو صوبائی گورنمنٹ اور پی ڈی اے دوبارہ وہاں پر Stay کے لئے گئے ہیں تو آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ اس طرح ہمارے ساتھ نہ کریں بلکہ سیدھا اس کو کمیٹی

بھیج دیں، چونکہ ہم کمیٹی میں پروف پیش کریں گے، اس میں جو کرپشن ہوئی ہے، ان شاء اللہ وہ بھی، جو گارنٹی بوگس ہے وہ بھی اور جو کمپنی ہے وہ بھی بلیک لسٹ ہے، ابھی اس کے باوجود آپ اگر وزیر صاحب کو کہیں گے تو وہ کیا جواب دے گا؟ تو آپ سے ہماری استدعا ہے کہ آپ Directly اس کو کمیٹی میں بھیج دیں اور آپ کو منسٹر صاحب ضرور کہے گا، چونکہ یہاں پر ہمارے ساتھ Promise کیا تھا کہ اس کے لئے کمیشن بنے گا، اگر اپنا کمیشن بنتا تو ابھی اس میں یہ بدنامی نہ ہوتی، اس ہاؤس کی اگر آپ کمیشن بناتے تو یہ روزانہ جو ٹی وی پر آتا ہے، اب یہ باتیں نہ ہوتیں، ہم آپس میں بیٹھ کر اس کا حل نکالتے، تو میری درخواست ہے جی کہ جی اس کو کمیٹی کے حوالہ کریں۔

Mr. Speaker: Minister for Law, to respond please. Ji Babak Sahib.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ایک تو یہ کہ جواب میں ہے کہ پی ڈی اے M/s Calson اور نیب کے درمیان ہونے والی ڈیل سے ناواقف تھے، یہ بڑا حیران کن جواب ہے اور یہ بڑا افسوس ناک جواب ہے، یعنی ایک Layman بھی سوچ سکتا ہے کہ ایک Question submit ہو گیا، ظاہر ہے ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ پی ڈی اے کو پتہ ہے کہ نیب کے ساتھ پلی بارگیننگ ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی ہے لیکن جواب میں یہ جواب دینا کہ ناواقف ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ چوری کو چھپانے والی بات ہے۔ جناب سپیکر، میں بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اس کو کسچین کو پی اے سی (پبلک اکاؤنٹس کمیٹی) کو ریفر کر دیں اور ساتھ ساتھ میں اس چیز کو بھی Endorse کرتا ہوں کہ ہم نے پہلے بھی مطالبہ کیا تھا کہ پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے، منسٹر لاء اگر توجہ دیں، یعنی ایف آئی اے کا جو آفیسر تھا اب تو ہم نیب سے ڈیمانڈ کر رہے تھے وہ تو کر نہیں سکتے عدالت کی ایک Judgment آئی اور میرے خیال میں اس میں کلیئر کٹ 35 نکات اور 35 نکات چیف جسٹس نے کہے ہیں۔ اچھا ایف آئی اے نے انکوائری شروع کر دی، جو آفیسر تھا اس کو ٹرانسفر کیا گیا تو جناب سپیکر، ایک تو میرے خیال میں یہ تو بالکل زیادتی ہے کہ چوری کو سرکاری سطح پر چھپانے کے لئے دبانے کے لئے اور اسمبلی میں جو جوابات آ رہے ہیں وہ تو میرے خیال میں کلیئر کٹ اس کے Examples ہیں، ایک تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اسی کو کسچین کو پی اے سی میں ریفر کر دیں۔ دوسرا میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں، جس طرح درانی صاحب نے فرمایا کہ پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے تاکہ ہم بھی اس کی جانچ پڑتال کر سکیں اور اس کی انکوائری کر سکیں جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Thank you. Minister for Law, to respond, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، آنریبل میڈم نگہت اورکزئی کا بہت اہم سوال انہوں نے پوچھا ہے اور میرا تو خیال یہی تھا سر، چونکہ ٹرانسپورٹ کے لئے ایک منسٹر کو نوٹیفائی کر دیا گیا ہے تو وہ جب حلف اٹھا دیں گے تو وہ کر دیں گے لیکن بہر حال سوال چونکہ حلف اٹھانے سے پہلے اسمبلی میں پہنچ گیا ہے تو کیبنٹ کی Collective responsibility ہے اور جواب ہم نے دینا ہے، یہ Public accountability ہوتی ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے سر، ایک تو سر، یہ کہ یہاں پر ہمارے آنریبل اپوزیشن ممبرز کی یہ Impression ہے اور خاص کر لیڈر آف اپوزیشن کی یہ Impression ہے کہ ہم کسی طریقے سے اس چیز کو Avoid کر رہے ہیں، ایسا تو ہرگز نہیں ہے سر، کیونکہ ابھی میرے خیال میں چار پانچ دن ہوئے ہیں کہ اس بی آر ٹی کے ایشو کے اوپر اسی ہاؤس کے اندر ایک بہت تفصیلی ایڈجرنمنٹ موشن پر بحث ہوئی ہے اور اگر اسمبلی کا ریکارڈ اٹھا کے دیکھ لیں تو جب وہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش ہوئی تھی تو اس وقت حکومت کی طرف سے میں نے ریسپانڈ کیا تھا اور حکومت نے Concede کیا تھا کہ ہاں اس ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر یہ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے تو اس اسمبلی کے اندر بی آر ٹی کے ایشو پر بڑی سیر حاصل بحث ہوئی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ حکومت اس کو کسی طریقے سے Avoid کرنا چاہ رہی ہے۔ سر، چونکہ اس کے اوپر بڑی بحث ہو چکی ہے ایڈجرنمنٹ موشن کے اندر، آج چونکہ ایک Specific سوال ہے اور اس کے اندر جو پوائنٹس اٹھائے گئے ہیں تو میرے خیال میں ہمیں اس کے اوپر فوکس کرنا چاہیئے کیونکہ یہ ٹھیک ہے کہ یہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے، یہ Delay بھی ہو گیا ہے، کورٹ میں بھی اس کو چیلنج کیا گیا ہے، ایک دفعہ ہائی کورٹ نے اس کے اوپر نیب کو کہا تھا پھر اس کے بعد سپریم کورٹ نے وہ انکوائری رکوادی، پھر ایف آئی اے ابھی اس کے اوپر لگی ہوئی ہے، تو سر، میرے خیال میں بی آر ٹی واحد پراجیکٹ ہے جو پاکستان کی تاریخ میں کسی ایک پراجیکٹ کو اتنے سارے اداروں نے اتنا Investigate نہیں کیا ہوگا، ابھی تک پورا بھی نہیں ہوا ہے تو میرے خیال میں اتنا زیادہ Transparent اتنا زیادہ شفاف پراجیکٹ کہ ابھی پورا بھی نہیں ہوا ہے اور پاکستان کے جتنے بھی ادارے ہیں، اس کو Investigate کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب سر، میں آتا ہوں اس سوال میں جو Specific چیزیں پوچھی گئی ہیں، ایک تو سر، دو تین چیزیں اور سر، میرے خیال میں اپوزیشن کے آنریبل ممبرز کو بڑا مزہ آ رہا ہے کہ بی آر ٹی کے اوپر جب کوئی وزیر اٹھتا ہے تو ان کو بڑا مزہ آتا ہے کہ وہ اس کے اوپر کچھ کہے، سر، ایک تو یہ ہے کہ ذرا یہ جوائنٹ وینچر ہے، یہاں پر ایک ہی Breath میں یعنی ایک ہی سانس کے اندر کہا جاتا

ہے کہ M/s Maqbool and Calson، مقبول کوئی اور کمپنی ہے اور Calson کوئی اور کمپنی ہے، اس کے اندر پھر ایک چائنیز کمپنی بھی ہے اور یہ جوائنٹ وینچر ہے، یہ نہ Maqbool کا پراجیکٹ ہے نہ Calson کا پراجیکٹ ہے اور نہ یہ چائنیز کمپنی کا پراجیکٹ ہے، یہ تینوں اکٹھے ہو کر ایک جوائنٹ وینچر ہے اور جوائنٹ وینچر کے ذریعے اس پراجیکٹ کی Execution ہو رہی ہے۔ اب سر، یہاں بات ہوئی، میرا گلہ بھی تھوڑا خراب ہے لیکن یہاں پر بات یہ ہو رہی ہے کہ یہ گارنٹی ہمارے ایک آنریبل ممبر، میرے خیال میں خوشدل خان صاحب نے بات کی ہے کہ یہ Fake guarantee ہے، تو ایسی کوئی بات نہیں ہیں۔ دیکھیں سر، جب بھی اس طرح کا پراجیکٹ ہوتا ہے تو بینک گارنٹی کے لئے اس کے شرائط ہوتی ہیں، بینک گارنٹی کے لئے اگر کوئی فارن بینک میں اس کی Surety ہو تو یہاں پر اس کے لئے لوکل اس کی برانچ ہوتی ہے اور وہ لوکل برانچ اس کی گارنٹی دیتی ہے تو اس طرح نہیں کہ حکومت نے یا چونکہ Basically یہ ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک کا پراجیکٹ ہے، اس میں اس کی زیادہ فنانس ہوئی ہے، حکومت کا حصہ اس کے اندر کم ہے، تو یہ اس طرح بھی نہیں ہے کہ ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک جیسی انٹرنیشنل آرگنائزیشن، اس نے ویسے ہی بس کسی ملک میں کوئی ویسے ہی کسی نام کا کوئی بینک تھا اور اس کی گارنٹی قبول کر لی، لوکل برانچ سے اس کی گارنٹی لی جاتی ہے اور یہاں پر یہ سارے قواعد و ضوابط پورے ہوئے ہیں۔ دوسری بات سر، جو انہوں نے کی ہے کہ 'بلیک لسٹ'، سوال کے اندر بھی پوچھا گیا ہے کہ اس کمپنی کو بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے، ایک تو میں نے وضاحت کر دی ہے کہ یہ ایک کمپنی نہیں ہے یہ مختلف کمپنیوں کی ایک جوائنٹ وینچر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بلیک لسٹ اگر اتنا آپ کو پتہ ہے کہ یہ بلیک لسٹ ہوئی تھی، تو بلیک لسٹ کو تھوڑا سا پھر اس سوال کے اندر Explain بھی کرنا چاہیئے تھا سر، اس کو لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے کسی ایک پراجیکٹ کے اندر بلیک لسٹ کیا تھا اور جب یہ ہو رہا تھا تو اس وقت یہ بلیک لسٹ نہیں تھی، ایک تو یہ Fact ہونا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی وہ بلیک لسٹنگ جو تھی اس کو اس کمپنی نے چیلنج کیا، اس بلیک لسٹنگ کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے Set aside کر دیا، تو یہ Facts سامنے آنے چاہئیں۔ تو سر، میرے خیال میں بی آر ٹی تو ایک بہت بڑا Topic ہے، اس کے اوپر تو میرے خیال میں پہلے بھی بہت بحث ہو چکی ہے، میں بی آر ٹی کی ڈیٹیلز میں نہیں جانا چاہ رہا ہوں لیکن سوال کے جو مندرجات جو انہوں نے پوچھا ہے 'بلیک لسٹنگ' کے بارے میں، تو اس کا جواب پوری طرح آ گیا ہے اور بینک گارنٹی کے بارے میں سپلیمنٹری کو نسچنز ہوئے

تھے، وہ میں نے Explain کر دیئے ہیں سر، باقی سر، یہ جو ابھی سپریم کورٹ میں پینڈنگ ہے تو کسی نے تو کسی کو روکا تو نہیں ہے، سپریم کورٹ کی Jurisdiction ہے، ہائی کورٹ کی Jurisdiction ہے، نیب کی Jurisdiction ہے، ایف آئی اے کی Jurisdiction ہے، میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں سر، کہ یہ پاکستان میں وہ واحد پراجیکٹ ہے، پاکستان کی تاریخ کا جو ابھی پورا نہیں ہوا ہے، اتنے شفاف طریقے سے سارے ادارے اس کی تحقیقات کر رہے ہیں، مجھے سر، سمجھ نہیں آرہی ہے کہ ان کو کیا کرنا پڑے گا۔

Mr. Speaker: Thank you, Law Minister. Ji, Nighat Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں ہاتھ جوڑ کر اس ہاؤس میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ خدا کے لئے اتنا بھی زیادہ اس بی آر ٹی کو آپ سپورٹ نہ کریں، جیسے کہ لاء منسٹر کی میں بہت زیادہ عزت کرتی ہوں لیکن مجھے بتایا جائے کہ اگر اس کو بلیک لسٹ کر دیا ہے پہلے یا بعد میں تو وہ باقاعدہ اس کے ساتھ منسلک ہونی چاہیئے تھی۔ دوسرا یہ کہ یہ ٹھیکہ اس کو اس وقت ملا ہے کہ جب وہ بلیک لسٹ بھی ہو چکا تھا اور نیب کے ساتھ Convicted تھا اس نے پری بارگین کی ہوئی ہے یہ چائنا کی کمپنی کو اس کے ساتھ ملا لیتے ہیں کیونکہ چائنا کی کمپنی بلیک لسٹ نہیں ہے لیکن یہ بلیک لسٹ ہے، Actual کام یہ کر رہا ہے تو جناب عالی مجھے یہ بتایا جائے کہ یہاں پر آپ کے سیکرٹری آپ کے لوگ آپ کو غلط انفارمیشن دے رہے ہیں، میں دوبارہ ہاتھ جوڑ کر بیوروکریسی سے یہ بات کرتی ہوں کہ خدا کے لئے سیاستدانوں کو، خدا کے لئے اس ہاؤس کو اتنا بے توقیر نہ کریں کہ آپ غلط انفارمیشن دیتے ہیں اور پھر ان منسٹروں کی بھی اس میں شرمندگی ہوتی ہے اس لئے کہ وہ ہمیں جب جواب دیتے ہیں لیکن اس میں منسٹروں کا کوئی قصور نہیں ہے، اس میں سارا قصور وہ بیوروکریسی کا ہے کہ بیوروکریسی ہمیں غلط انفارمیشن دیتی ہے، مہربانی کر کے اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، درانی صاحب نے کہا کہ آپ ڈائریکٹ اس کو بھیج دیں تو مجھے رولز اجازت نہیں دیتے، ظاہر ہے اس ایوان کو ہم نے Under certain rules and regulations کے چلانا ہے، I may ask to the۔ جی اکرم درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ایک بات ہے کہ یہاں پر آپ کو علم بھی ہے اور تصدیق بھی ہے ان سب باتوں کی، ابھی اس حکومت کی بات یہ تھی کہ ہم کرپشن کو روکیں گے اور پاکستان میں جو بھی آدمی ہے اس کے پیچھے یہ لگے ہوئے ہیں اور اس کی کرپشن کی بنیاد پر، ابھی جب ان

کی اپنی باری آئی تو آرڈیننس بھی لایا ہے، وہ الگ بات ہے لیکن سپیکر صاحب، ہم آپ سے صرف یہی کہ آپ کو خود بھی معلوم ہے کہ سوال کے ساتھ جواب آیا ہے، وہ بھی ٹھیک نہیں ہے غلط ہے اور پھر آئندہ کے لئے اپوزیشن ایک فیصلہ کرے گی، جس طرح سلطان صاحب ہمیں جواب دیتے ہیں کہ آئندہ اگر کسی دوسرے محکمے کا جواب بھی سلطان صاحب دے گا تو اپوزیشن اس سے باہر نکلے گی، میں یہ بات آج اس لئے کر رہا ہوں کہ ہم اس کی عزت کرتے ہیں لیکن جس انداز سے وہ یہاں پر بات کرتا ہے اور جس طریقے سے وہ حقائق کو چھپاتا ہے، یہ ابھی مزید نہیں ہو سکتا، ہر ایک منسٹر جو ذمہ دار ہے پھر وہ خود آئے یا وہ حقیقت کو نہ چھپائیں، ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں ورنہ اس اسمبلی میں ہمارے آنے کی ضرورت کیا ہے؟ اگر آپ اس کو کمیٹی یا پی اے سی میں نہیں بھیجتے تو ابھی سے ہم نکلتے ہیں، آپ گنتی نہ کریں ادھر ابھی اپوزیشن کے بیٹھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کہ وہ آپ کی اسمبلی میں بیٹھے، اتنے حقائق کے باوجود بھی اگر آپ ایک اقدام نہیں کر سکتے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین تو آپ ہیں، تمام صوبوں میں اپوزیشن لیڈر ہیں اور اس اسمبلی میں میں نے ابھی تک ایسی بات نہیں کی ہے کہ آپ کو ہم چھیڑیں، ہم بھی روزانہ ٹی وی پر جا سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ یہاں پر سپیکر ہے، آپ پچھلی گورنمنٹ کا کس طرح حساب کریں گے خود بیٹھتے ہوئے، جس میں آپ خود وزیر تھے تو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی بھی آپ کے پاس ہے، اس میں بھی آپ نہیں بھیجتے ہیں یہاں پر جو سوال آیا ہے تو اس میں ساری غلطی ہے اس پر بھی آپ کوئی فیصلہ نہیں دے رہے ہیں، تو میرے خیال میں ہمارے پاس تو اب ایک ہی آخری راستہ ہے کہ اس ایوان میں ہمارا اپوزیشن کا آنا وہ فضول ہے جی۔ یہاں پر بیٹھنا بھی فضول ہے، سوال کا کرنا بھی فضول ہے اور اس کے علاوہ میں ابھی آپ سے آخری گزارش کر رہا ہوں کہ اس ماحول کو، جس طریقے سے یہ جواب بھیجتے ہیں اور جس طرح جواب آتے ہیں آپ بخوبی جانتے ہیں لیکن اس قسم کے جوابات کے لئے ابھی ہم مزید تیار نہیں ہیں، آپ سے میں نے آخری درخواست کی کہ اگر آپ وہاں پر اپنے منسٹر کو کہیں گے کہ اس پر ہم ووٹنگ کرتے ہیں تو ووٹنگ سے پہلے میں اپوزیشن کو کہتا ہوں کہ اس اسمبلی میں ابھی بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے، اس میں ہمیں نہیں بیٹھنا چاہیئے، اس طرح کی اسمبلی میں کیا ہے؟ روزانہ صرف خرچے ہیں، خرچے ہیں اور اس کے علاوہ یہاں پر اس میں کچھ فیصلہ بھی نہیں ہے، جو حقائق ہیں وہ بھی چھپا رہے ہیں، یا تو آپ یہ اعلان کر لیں کہ میں ابھی سے اعلان کرتا ہوں کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین ہوں، میں خود

اس کا کروں گا، ہم آپ کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں اس کی ساری چیزیں جو اس میں کرپشن ہوئی ہے، وہ بھی جواب دیں گے اور جو نقائص ہیں وہ بھی ہم دیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میں دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ جس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی طرف درانی صاحب، آپ نے اشارہ کیا، اس میں اپوزیشن کے بھی آنریبل ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے اللہ کی مہربانی سے پانچ ارب کے لگ بھگ کی ریکوری اس میں ڈالی ہے اور ہم نے اس میں یہ طریقہ رکھا ہوا ہے کہ ایک سال ہم تحریک انصاف کی گورنمنٹ کا لیتے ہیں اور ایک سال پیچھے سے لیتے ہیں، ایسے ہی ہے ناجی، اسی طرح ہم دونوں کا وہ آڈٹ کر رہے ہیں اور اس میں زیادہ جو Input ہے وہ اپوزیشن کی طرف سے ہے اور وہ سارا من وعن ہم مانتے ہیں اور وہ اس میں اپنی بڑی اچھی Input دیتے ہیں، تو ہم نے اسی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں پانچ ارب کے لگ بھگ ریکوری کی جو ابھی تک ریکارڈ پر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں بھی آپ سے اس پر سو فیصد Agree ہوں کہ لاء منسٹر کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ تمام محکموں کا وہ جواب دیں گے لیکن پہلے صورتحال کچھ اور تھی، پہلے کیبنٹ Complete نہیں تھی، ابھی کیبنٹ کمپلیٹ ہو گئی ہے، ابھی لاء منسٹر صرف ہمیں Assist کریں گے یا جو چیف منسٹر کے ڈیپارٹمنٹس ہیں انہی کا جواب دیں گے اور جو منسٹر جس کا بزنس ہوگا Without having any solid reason وہ اگر نہیں آئے گا تو اس کے سارے کوئسچنز میں اٹھا کر سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دوں گا۔

قائد حزب اختلاف: جناب، اس سوال کو آج پینڈنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی؟

قائد حزب اختلاف: اس سوال کو آپ پینڈنگ کریں، اس کا جو اپنا منسٹر ہے وہ آ جائے تاکہ وہ ہمیں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

قائد حزب اختلاف: نہیں جی، ان کو ہم نہیں سن سکتے۔

وزیر قانون: نہیں جی، میں آپ کی بات کو سپورٹ کر رہا ہوں، آپ کی بات کو سپورٹ کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کر رہے ہیں، وہ ووٹنگ نہیں کہہ رہا، درانی صاحب! ووٹنگ کی بات نہیں کر رہے ہیں آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں درانی صاحب، آپ ماشاء اللہ سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، آپ سے تو ہم سارے سیکھتے ہیں، آپ تشریف رکھیں پلیز۔

وزیر قانون: آپ سنیں تو سہی ناں، میں آپ کی بات کو سپورٹ کر رہا ہوں سر، میری بات تو سن لیں ناں۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، ان کی بات نہیں سن سکتے، کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کی بات سن لیں، دیکھیں آپ نے ان کی جس بات سے اتفاق نہیں کرنا ہو، اس پر بے شک احتجاج کر لیں لیکن بات کرنے کا حق تو ان کو حاصل ہے ناں۔ جی لاء منسٹر صاحب، بات سن لیں۔

وزیر قانون: سر، میں ادھر بڑے سر، میں بڑے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات سن لیں، بات سننے میں کیا حرج ہے، بات سن لیں، صرف بات سن لیں، کیا پتہ ہے وہ آپ کے حق میں بات کر رہے ہوں یا کیا کر رہے ہوں؟ مجھے تو علم نہیں ہے۔

وزیر قانون: سر، میں یہی بات کہنے والا تھا کہ درانی صاحب ہمارے بڑے بھی ہیں، یہاں پر وہ چیف منسٹر بھی رہ چکے ہیں 2002 سے 2008 تک، وفاقی وزیر بھی رہ چکے ہیں، اگر میری عمر کو دیکھ لیں میرے خیال میں ان کا بیٹا جو تھا سر، میں آپ کو بتا رہا ہوں اور ہاؤس کو بھی بتا رہا ہوں، ان کا بیٹا میرے ساتھ لاء کالج میں ہم دونوں اکٹھے پڑھتے تھے، وہ مجھ سے ایک کلاس جونیئر تھا، میں اس لئے بڑے احترام سے کہہ رہا ہوں کہ میرے خیال میں میری عمر اتنی نہیں ہے جتنا ان کا تجربہ ہے، میں تو صرف اسی لئے اٹھ رہا تھا اور میں ان سے یہ گزارش کر رہا ہوں کیونکہ اس وقت ہماری عمر ایسی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ بلڈ پریشر یا ہم میں کوئی جوانی کا ایک تھوڑے بہت جذبات وہ ہمارے اندر آ جائیں، درانی صاحب تو ہمارے بڑے ہیں، اگر ہم جھگڑا کریں تو یہ ہمارے لئے صلح کریں گے لیکن وہ تو بات سنے بغیر اٹھ کے چلے گئے، میں ان سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ میں نے سب سے پہلے یہی بات کی تھی لیکن کوئی میرے ساتھ Agree نہیں کر گیا۔ شاہ محمد صاحب کو یہ ڈیپارٹمنٹ ملا ہوا ہے، انہوں نے ابھی تک حلف نہیں لیا ہوا ہے، تو میں یہی کہہ رہا تھا کہ پینڈنگ رکھ لیں جس طرح درانی صاحب کہہ رہے ہیں، اس کو پینڈنگ رکھ لیں، وہ حلف لے لیں تو جواب دے دیں گے، پھر اس کے اوپر فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4252 پینڈنگ ہے، چونکہ ابھی لوکل باڈیز کا چارج منسٹر کے پاس مکمل نہیں ہوا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر کنسرنڈ منسٹر ہی جواب دیا کریں گے تو لوکل باڈیز کے جتنے بھی کوئسچنز ہیں، ان ساروں کو ہم پینڈنگ کر دیتے ہیں تاکہ منسٹر Prepare ہو کر آئیں اور جواب دیں۔

(اس مرحلہ پر محکمہ ٹرانسپورٹ کا سوال نمبر 4252 اور محکمہ بلدیات کے سوالات پینڈنگ کر دیئے گئے)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4287، جناب ظفر اعظم صاحب، میرے خیال میں وہ نہیں ہیں، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 4289، جناب ظفر اعظم صاحب، Lapsed۔ بلدیات کے تو ہم نے Suspend کر دیئے۔ کوئسچن نمبر 4308، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 4308 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات کا علاقہ (سنگر) جو کہ سیاحتی مرکز ہے، کا روڈ انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جبکہ سابقہ دور حکومت میں اس کے لئے فنڈ بھی مختص کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں موجود ہو تو حکومت حاجی بابا تا سنگر تک روڈ کب تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ دور حکومت میں مختص شدہ فنڈ کس مد میں خرچ کیا گیا، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر تعلیم نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع سوات کے علاقہ سنگر کا روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، البتہ یہ بات درست نہیں کہ سابقہ دور حکومت میں اس کے لئے فنڈ مختص نہیں کیا گیا۔

(ب) مذکورہ سڑک کو ADP 2015-16 میں سیریل نمبر 982/140970 پر جامبیل گوگند روڈ کے نام سے شامل کیا گیا جس کی منظور شدہ لاگت کا تخمینہ 450.00 ملین روپے ہے۔ مذکورہ سکیم کے لئے اب تک 407.485 ملین روپے ریلیز کئے گئے ہیں جس میں 320.656 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ متعلقہ روڈ پر پیکج نمبر 1 (جو کہ کلومیٹر 1 تا کلومیٹر 7 تک ہے) کی مکمل بلیک ٹاپنگ ہو چکی ہے جبکہ سٹرکچر ورک تقریباً مکمل ہے۔ پیکج نمبر 2 (جو کہ کلومیٹر نمبر 8 سے کلومیٹر نمبر 14 تک ہے) پر 6.75 کلومیٹر تارکول مکمل ہو چکی ہے جبکہ بقیہ سٹرکچر ورک پر کام جاری ہے۔ پیکج نمبر 3 (جو کہ کلومیٹر نمبر 15 سے کلومیٹر نمبر 20.75 تک ہے) پر 6.75 کلومیٹر بلیک ٹاپنگ مکمل ہو چکی ہے جبکہ بقیہ

سٹرکچراور روڈورک پر کام جاری ہے۔ فزیکلی متعلقہ روڈ تقریباً 85 فیصد مکمل ہے اور جون 2020 تک یہ سکیم مکمل ہو جائے گی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ کوئسچن میں نے ایک دو سال پہلے کیا تھا ابھی اس کا جواب ملا ہے اور جناب سپیکر صاحب، بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ 2015-16 کی اے ڈی پی میں یہ منظور ہوا تھا۔ یہ سنگر کا ایک 20 کلو میٹر روڈ ہے جو ابھی تک نامکمل ہے، ابھی بھی اس کے درمیان درمیان میں کلو میٹر ڈیڑھ کلو میٹر وہ ابھی بھی کمپلیٹ نہیں ہے، جس سے ادھر کے لوگ سخت عذاب میں ہیں اور جناب سپیکر صاحب، اس میں Almost 450 ملین روپے کی اے ڈی پی ہے جس میں سے 320 ملین ابھی ان کو ملے ہیں، باقی ابھی تک نہیں ملے۔ جناب سپیکر صاحب، دوسری اس میں ایک اہم فالٹ یہ ہے کہ اس کی سائڈ پر جناب سپیکر صاحب، پلیز متوجہ ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Order in the House please. Ji, Sobia Bibi

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب، اس کی سائڈ پر ابھی تک نالے نہیں ہیں، ادھر یہ بنا رہے ہیں اور جب بارش کا پانی آتا ہے تو دوبارہ سے اس کے بلیک ٹاپ اور اس کا جو کام ہے وہ اکھاڑ رہے ہیں کیونکہ ایک پہاڑ کے علاقے پر یہ ہے تو یہ دوبارہ خراب ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ادھر کے عوام کے لئے ایک عذاب بن چکا ہے جس طرح بی آر ٹی پشاور کے لوگوں کے لئے عذاب ہے اسی طرح سے یہ سنگر گاؤں کے لئے ایک عذاب بنا ہوا ہے 2015-16 سے لے کر اب تک پانچ سال ہو گئے ہیں اور یہ کمپلیٹ نہیں ہو رہا اور جب کمپلیٹ ہو بھی جاتا ہے تو بارش کا پانی آ کے اس کو دوبارہ خراب کر رہا ہے اور ابھی تک یہ لوگ خود اپنے Answer میں بتا رہے ہیں کہ جون 2020 میں یہ کمپلیٹ ہو گا، تو یہ ہمارے عوام کے ساتھ ایک ناانصافی ہے اور سب کی روزمرہ لائف بہت تکلیف میں ہے، اگر کوئی گھر سے نکلتا بھی ہے تو دو تین گھنٹے ان کے لگتے ہیں، ادھر جب واپس پہنچتے بھی ہیں تو تین چار گھنٹے ان کے واپس گھر پہنچنے میں بھی لگتے ہیں، اگر صوبائی گورنمنٹ اس طرح کے کاموں پر توجہ دے اور جو کمیونیکیشن اور روڈز ہیں اس کو جلدی سے کمپلیٹ کرے اور اگر اس کا پی سی ون اور ڈیزائن بھی بنائے تو Proper بنائے تاکہ ادھر اس میں پانی کی نکاسی ہو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Who will respond? Akbar Ayub, to respond please. Akbar Ayub Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): جی شکریہ، جناب سپیکر۔ جواب میں تو ہر چیز کلیئر ہے، ریلیز 407 ملین ہے اور Expenditure 320 Million ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر، یہ ریلیز ابھی ہوئی ہے کچھ چار پانچ دن پہلے، ہفتہ پہلے ہوئی ہے اور ان کے تقریباً 43 ملین اور رہتے ہیں اور نیچے ڈیپارٹمنٹ لکھ رہا ہے کہ اس کو Year closing جون مین ہم کمپلیٹ کر کے دیں گے اور ابھی موسم کی خرابی ہے، مارچ سے ان شاء اللہ اس کے اوپر Full fledged کام شروع ہو جائے گا اور 30th جون تک جیسے ہی کوئی سپلیمنٹری گرانٹ ملے گی اس کو ڈیپارٹمنٹ Fully fund کر کے اس کو ان شاء اللہ کمپلیٹ کر دے گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، ثوبیہ بی بی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں نے اس میں بتایا کہ اس کی سائڈ پر ایک نالہ ہونا چاہیئے تاکہ جو پانی آرہا ہے، کمپلیٹ تو تب ہوگا، بلیک ٹاپ تو تب ہوگا، جب روڈ کی Compaction ہو جاتی ہے اور وہ Bitumen کے لئے اور Asphalt کے لئے ریڈی ہو جاتا ہے، جب وہ ریڈی نہیں ہوگا اس میں بارش کا پانی آئے گا اور اس کو دوبارہ اکھاڑے گا اور اس کے Base sub base یہ سارا دوبارہ پانی کے ساتھ بہہ جاتا ہے تو یہ کس طرح 2020 میں کمپلیٹ ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ جناب سپیکر، ثوبیہ بی بی ماشاء اللہ پوری انجنیئر ہیں، جناب سپیکر، اس میں لکھا ہوا ہے کہ سٹرکچرورکس جاری ہیں اور جاری رہیں گے۔ نالے اور یہ چیزیں سٹرکچرورکس میں ہی آتی ہیں، ان کو تو خوش ہونا چاہیئے، حالانکہ اس میں تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے ابھی اس کے رہتے ہیں، پھر بھی ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ ہم اس کو کمپلیٹ کر کے دیں گے، تو اگر کوئی کہاں Specifically نالے کا کوئی جس کلومیٹر پر مسئلہ ہے، آپ مجھے بتا دیں، ہم ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکٹ کر دیں گے، ادھر عارضی طور پر انہوں نے جو بھی کرنا ہے وہ Initiative لے لیں گے۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، آپ ان کو لکھ کر دے دیں، تو یہ کہتے ہیں کہ جو چیزیں نہیں ہیں میں ڈلوا دوں گا، ٹھیک ہے؟ تھینک یو، یہ آپ ان کو دے دیں جس نالے کا آپ ذکر کر رہے ہیں، انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے کہ میں ڈلوا دیتا ہوں اور کہتے ہیں کہ پیسے ریلیز ہو گئے ہیں اور جون میں اس کی کمپلیشن ہے۔

جی ثوبیہ بی بی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اس کے 320 ملین ریلیز ہو چکے ہیں، ابھی صرف میرے خیال سے کروڑ ڈیڑھ کروڑ بچتے ہیں لیکن درمیان میں اس کے تین چار کلو میٹر پانچ چھ کلو میٹر ابھی بھی جو Batches رہتے ہیں جو ڈیڑھ کروڑ میں ناممکن ہے کہ وہ کمپلیٹ ہو جائیں، جناب سپیکر صاحب، یہ ڈیڑھ کروڑ اس کے لئے ناممکن سا سوال ہے۔ دوسری بات اس کے ساتھ سائڈ ڈرین ہونی چاہیئے جس سے بارش کا پانی اس میں جائے اگر سائڈ ڈرین نہ ہو تو یہ کونسا پراجیکٹ ہے تو یہ ہمارے اس صوبے کے جو پیسے ہیں وہ ضائع ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی کہہ رہے ہیں منسٹر صاحب، آپ خود ہی جواب دے دیں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جی جناب سپیکر، میں نے ان کی نوٹ کر لی ہے، میں یہ کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کو پہنچادوں گا، باقی یہ Sub base میں یا Base کے نیچے جو پانی جارہا ہے، یہ ہمارا پرابلم نہیں ہے، یہ کنٹریکٹر کا پرابلم ہے، اس نے ہمیں بالکل اے ون چیز تیار کر کے دینی ہے، یہ 320 ملین ریلیز نہیں ہوئے، 320 Million expenditure ہو گیا ہے، خرچ ہو گیا ہے اور ابھی بقایا بھی تقریباً 70 ملین (7 کروڑ روپے) ریلیز ہو گئے ہیں، ابھی اس کے اوپر چار پانچ دن میں کام تیز ہو جائے گا، سردیوں میں بھی سٹرکچر ورکس پر کام لگا رہتا ہے، جناب سپیکر، جو Asphalt رہ گیا ہے، جیسے ہی موسم بہتر ہو گا اس میں ہم Asphalt کر کے جون تک اس کو فائنل کر کے دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ عنایت اللہ صاحب نے اپنے کوسچنز ڈیفر کروائے ہیں آج وہ نہیں ہیں لوکل باڈیز، کوسچن نمبر 4589، محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: میرا کوسچن نمبر کیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا کوسچن 4589 ہے جو کہ لاء سے ریلیٹیڈ ہے۔

* 4589 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا ڈائریکٹوریٹ آف ہیومن رائٹس کے پاس پانچ سالوں میں انسانی حقوق کی کتنی شکایات موصول ہوئی ہیں، نیز خیبر پختونخوا ڈائریکٹوریٹ آف ہیومن رائٹس نے ان شکایات پر کیا ایکشن لیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> (الف) جی ہاں، ڈائریکٹوریٹ آف ہیومن رائٹس، خیبر پختونخوا کی جنوری 2014 سے دسمبر 2018 کے دوران مختلف ذرائع سے موصول شکایات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	کل موصول شدہ شکایات	کل حل شدہ شکایات	زیر التواء
2014	57	57	0
2015	232	232	0
2016	372	372	0
2017	299	299	0
2018	208	205	3
کل شکایات	1168	1165	3

ڈائریکٹوریٹ آف ہیومن رائٹس خیبر پختونخوا کو جنوری 2014 سے دسمبر 2018 کے دوران مختلف ذرائع سے (یعنی آن لائن اور آف لائن) 1168 شکایات موصول ہوئی تھیں جن میں سے 1105 شکایات کی تفتیش / انکوائری کی گئی ہے اور اسی کے مطابق نمٹادی گئیں، 63 شکایات ملاحظہ کرنے کے بعد خارج کر دی گئیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جی ہیومن رائٹس کے حوالے سے، I think میرا کوئسچن ہے، اس میں سر، میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں، انہوں نے جو ڈیٹیلز مجھے دی ہیں، اس میں سر، ایک تو 2014 کی جو ڈیٹیلز ہیں تو وہ اس کی بات کہ جتنی بھی وہ Detail complaints ہیں، وہ تو زیادہ ہوئی ہیں لیکن انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ وہ ساری ہم نے خارج کر دیں یا ختم کر دی ہیں، تو ایک تو یہ مجھے بتایا جائے کہ ان کی کوئی ویب سائٹ پر کوئی ڈیٹیل موجود ہے یا ان کے حوالے سے آپ کوئی یا آپ کی جو Annual report ہوتی ہے، اس میں شائع ہوتی ہیں کیونکہ ایک تو آپ لکھ رہے ہیں کہ 2014 میں اتنی کمپلینٹس آئی تھیں اور وہ ہم نے حل کر دیں لیکن اس کے بعد 2015 میں اس سے زیادہ آئیں، 17-2016 میں اس سے زیادہ ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہر سال وہ Complaints بڑھتی جا رہی ہیں، تو کیسے آپ نے ساری جو Complaints ہیں وہ حل کی ہیں؟ اس کی ڈیٹیل بھی مجھے نہیں پتہ کہ اگر آپ کے پاس 57 complaints ہیں، تو وہ ڈیٹیل کم از کم مجھے دینی چاہیئے تھی کہ کس قسم کی Complaints کیونکہ ہیومن رائٹس کے ڈائریکٹوریٹ کا ابھی تک تو مجھے ان کا Role effective نظر نہیں آ رہا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Minister for Law, to respond please.

وزیر قانون: بہت شکریہ سر، ایک تو میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم میرے ڈیپارٹمنٹ سے بھی کسی نے سوال پوچھ لیا ہے۔

جناب سپیکر: میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ پہلی بار آپ کے ڈیپارٹمنٹ پر کوئسچن آیا ہے۔

وزیر قانون: سر، یہ Appreciate کرنا چاہیئے اور درانی صاحب اس وقت Busy ہیں، اگر ان کی بھی توجہ کیونکہ ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ کا پہلا سوال ہے میرے خیال میں میڈم شگفتہ کو Appreciate کرنا چاہیئے سر، انہوں نے بڑا Important سوال پوچھا ہے اور یہ ہیومن رائٹس سر، اس وقت جو جتنے Important subjects ہیں، میرے خیال میں اس کی جتنی بھی اہمیت بتائی جائے تو وہ کم ہے اور یہ میں ویسے، بالفرض تو میں نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ ایک Stero type کی اسٹیٹمنٹ ہوتی ہے کہ ہیومن رائٹس بہت Important ہے سر، اس کی دو وجہے ہیں، ایک تو ہماری Moral responsibility بنتی ہے کہ بطور معاشرہ ہم ہیومن رائٹس کی قدر کریں، اس کی Enforcement کے لئے کام کریں لیکن سر، Legal obligation اور یہ بھی نہیں ہے کہ صرف ہمارے جو قومی قوانین ہیں جو پاکستان کے قوانین ہیں، اس وقت یورپین یونین جو ہمیں GSP plus کی فیسلٹی دے رہا ہے ہماری ٹیکسٹائل کی انڈسٹری کو، وہ اس کو نتھی کر دیا گیا ہے ہمارے ہیومن رائٹس پر فارمنس کے اوپر، آج FATF کے اندر جو بحث چل رہی ہے تو وہ بھی بڑی زیادہ اس کے ساتھ Linked ہے، اس کے علاوہ جو ہمارا International obligations ہیں، جتنے بھی کونشنز ہیں، جتنے بھی لاز ہیں جو ہم نے Ratify کئے ہیں تو وہ ہمارے اوپر Obligatory بن جاتے ہیں، تو سر، یہ بڑا Important ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے یہ ایشو اٹھایا، سر، ہیومن رائٹس، یہ دو تین چیزیں ہیں اگر یہ ریکارڈ پر آجائیں، ایک تو سر، یہ ہے کہ ہمارا صوبہ پاکستان کے اندر پہلا صوبہ ہے جو ایک Dedicated Human Rights Act ہم نے پچھلے Tenure میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میں اسی اسمبلی سے پاس کیا تو یہ پہلا صوبہ تھا جس نے ایک Dedicated Human Rights Act پاس کیا۔ دوسرا سر، یہ ہے کہ جو ہیومن رائٹس ڈائریکٹوریٹ ہے، جب میں نے چارج سنبھالا تو پہلے ہی تین مہینوں کے اندر میں نے چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی اور ہیومن رائٹس ڈائریکٹوریٹ کو ہم نے ہیومن رائٹس کا ڈائریکٹوریٹ جنرل بنا دیا، اس کو اپ گریڈ کر دیا، اس کا فائدہ یہ ہوا کہ اس کی پہنچ چلی گئی ڈسٹرکٹس کے اندر اور ڈسٹرکٹس کے اندر ہم مانیٹر کر سکتے ہیں کہ ہیومن رائٹس کی Violations کہاں پر ہو رہی ہیں؟ اب سر، میں آیا ہوں ان کا جو

سپلیمنٹری کوئسچن تھا کہ اس کی ڈیٹیلز، مجھے پتہ تھا، جب میں نے کل رات کو اس کو سٹڈی کیا تو مجھے پتہ تھا، شگفتہ بی بی چونکہ انٹرسٹ رکھتی ہیں تو میں نے ان کے لئے جو بھی ہیومن رائٹس ڈائریکٹوریٹ کے جتنی بھی رپورٹس ہیں، ڈیٹیلڈ رپورٹس ایئر وائز، وہ سر، میں اپنے ساتھ لایا ہوں، اس میں ایک ایک چیز کی پھر ڈیٹیل دی گئی ہے کہ کس نے شکایت کی، اس کے اوپر کیا ایکشن ہوا اور کیا ریلیف ملا یا کس طریقے سے وہ Disposed off ہوا؟ تو سر، میں یہ ساری رپورٹس شگفتہ میڈم کو دے دیتا ہوں، وہ دیکھ لیں، اگر پھر بعد میں ان کا کوئی اور بھی سوال ہوا تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ بی بی۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سر، ٹھیک ہے، یہ مجھے Kindly handover کر دیں۔ تھینک یو سو مچ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 4479، جناب احمد کنڈی صاحب۔

* 4479 _ Mr. Ahmad Kundi: Will the Minister for C&W state that:

(a) The implementation status of the Apex Court CP No. 78-K of 2015 adjudged on 3rd October, 2018 conveyed by Pakistan Engineering Council vide letter No. PEC/CH/SS/31/18 (letter annexed) dated 11th October, 2018 to this Government? Provide complete detail, please.

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister) (Replied by Minister for Elementary and Secondary Education): (a) Supreme Court of Pakistan has announced judgment on 03.10.2018 with verdict that "Government shall not allow or permit any person to perform professional engineering work, as defined in the PEC Act, who does not possess accredited engineering qualification from the accredited engineering institutions and his name is not registered as registered engineer or professional engineer on the PEC Act". However, the aggrieved filed review petition in Supreme Court of Pakistan and the case remained sub-judice till 05.03.2019, when the appeal was filed. Although judgment concerned has been received to this Department, yet this Department sole stakeholder into the issue rather, the issue is related to all engineering departments i.e. Irrigation, PHE and Local Government. Moreover, while taking any decision input of Establishment Department, being Service Regulatory Department and Law Department is expedient. Matter is under correspondence with above said departments and likely to

be decided shortly, as and when any decision is taken. Provincial Assembly Khyber Pakhtunkhwa will be informed accordingly.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، پھر ایک معصومانہ سوال ہے سپیکر صاحب، جس کا جواب تلاش کرتے ہیں، ہم سلطان صاحب کو بڑی عاجزانہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ جو کوئی جواب ہو، ہمیں تسلی بخش دے سکیں سر، اس میں میں نے سوال کیا ہے۔

The implementation status of the Apex Court CP No. 78-K of 2015 adjudged on 3rd October, 2018 conveyed by Pakistan Engineering Council, vide letter No. PEC/CH/SS/31/18 (letter annexed) dated 11th October, 2018 to this Government? Provide complete details, please.

سپیکر صاحب، اس میں ڈیٹیل تو نہیں خیر، انہوں نے مجھے تھوڑی بہت جو ڈیٹیل دی ہے، اس میں سپریم کورٹ نے باقاعدہ بڑا Categorically لکھا ہے، جس کے پاس انجنیئرنگ ڈگری نہیں ہوگی وہ انجنیئرنگ کی سیٹ پہ نہیں بیٹھ سکتا، میں آپ کو اس کی چھوٹی سی مثال دیتا ہوں، یہ اس طرح ہے کہ کسی لیب ٹیکنیشن کو اگر آپ ڈاکٹر کی کرسی پہ بٹھا دیں یا کسی کمپوڈر کو آپ ڈاکٹر کی جگہ پہ بٹھا دیں، Similarly اسی طرح ہے اور ہمارے صوبے میں آدھے سے زیادہ پروفیشنل انجنیئرنگ کی سیٹوں پر اس طرح کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں ہمارے انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو سپریم کورٹ کی Judgment آچکی ہے، جو ریگولیٹ کرتا ہے پاکستان انجنیئرنگ کونسل کو، اس کا لیٹر بھی آچکا ہے لیکن ہماری صوبائی حکومت اس پر کوئی بھی عمل درآمد نہیں کر رہی کیونکہ اس میں ان کے اپنے Malafide interests شامل ہیں، خدارا اس کو Implement کیا جائے Kindly۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، احمد خان نے اچھا سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب کا ایک سپلیمنٹری لے لیں، جی منور خان صاحب، منور خان صاحب کا مائیک اوپن کریں۔

جناب منور خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں صرف منسٹر صاحب سے اس چیز کی وضاحت چاہتا ہوں سر، کہ یہ جو انجنیئرنگ کونسل میں کنٹریکٹر کی رجسٹریشن ہوتی ہے اور پورے پنجاب اور فیڈرل میں جب ایک دفعہ آپ کی انجنیئرنگ کونسل کے ساتھ رجسٹریشن ہو جائے پھر اس کو اے بی اور سی کیٹگری دیتے ہیں،

اگر آپ یہاں خیبر پختونخوا میں انجنیئر نگ کونسل سے آپ رجسٹر بھی ہیں تب بھی آپ کو پری کوالیفیکیشن کے لئے وہ آپ کو کہتے ہیں کہ آپ پری کوالیفائی ہیں یا نہیں ہیں، جب میرے پاس ایک دفعہ انجنیئر نگ کونسل کی رجسٹریشن ہے کہ میں کتنی اماؤنٹ کے کنٹریکٹ لے سکتا ہوں، اس کے باوجود یہ Discretion جو ہمارے خیبر پختونخوا میں سیکر ٹریز کے پاس ہے، وہ یہی کرتے ہیں کہ جس کو بھی چاہیں وہ آپ کو پری کوالیفیکیشن میں Disqualify کرتے ہیں یا کسی کو Accept کرتے ہیں، تو میری Suggestion یہ ہوگی کہ ایک دفعہ جب پری کوالیفیکشن رجسٹریشن کے لئے انجنیئر نگ کونسل میں رجسٹرڈ ہو جائیں تو میرے خیال میں اس کی پری کوالیفیکیشن کی پھر ضرورت نہیں پڑتی۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پہلے میں احمد خان کے سوال کا جواب دینا چاہوں گا۔ جناب سپیکر، یہ بالکل درست کہہ رہے ہیں بلکہ میرے ڈیپارٹمنٹ میں سابقہ ڈیپارٹمنٹ سی اینڈ ڈبلیو میں جناب سپیکر، جو بی ٹیک کے لوگ ایکسئین کی پوسٹس پر لگے تھے، ہم نے ان کو Already remove کر دیئے ہیں اور مجھے بتایا گیا جناب سپیکر، کہ جو ایس ڈی اوز ہم لگاتے ہیں، وہ بی ٹیک Basis پر نہیں لگاتے وہ سب انجنیئر ہونے کے Basis پر ہم ان کو لگاتے ہیں جناب سپیکر، کیونکہ جو سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو ہیں وہ ہمارے صوبے کو پاکستان انجنیئر نگ کونسل میں Represent بھی کرتے ہیں اور وہ ان چیزوں کو بہت Deeply سمجھتے ہیں، یہ چیز جو وہ کہہ رہے ہیں، ڈیپارٹمنٹ ان سے ایگری کرتا ہے، سی اینڈ ڈبلیو میں ہم اس کو Comply کرتے ہیں تو باقی ڈیپارٹمنٹس میں اگر وہ نہیں ہو رہا ہے تو بتائیں کہ ہم Through proper channel سے اس پر بھی ہم Comply کرا دیں گے ان شاء اللہ، ٹھیک ہے، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی احمد کنڈی صاحب، مطمئن ہیں؟

جناب احمد کنڈی: سر، اکبر ایوب صاحب تو خود ہی Transition stage پر ہیں، سی اینڈ ڈبلیو سے ایجوکیشن جا رہے ہیں تو بس مطمئن ہو جائیں گے اور کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: ہو جائیں، تھینک یو۔ جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی جی، جناب سپیکر، میرے بھائی منور خان صاحب نے جو سپلیمنٹری سوال کیا ہے، میں ان سے ایگری کرتا ہوں، میں ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ ہم صوبے

میں جتنا بھی یہ جو نیا ای رجسٹریشن کا سسٹم شروع کیا ہے، اس کا ہمارے تقریباً سات ہزار رجسٹرڈ کنٹریکٹرز ہیں، ان کو اس کا بہت بڑا فائدہ ہے، یہ گورنمنٹ کی Ease of doing business کا حصہ ہیں، ابھی صوبے میں جو ایک ڈیپارٹمنٹ ہے وہ صرف سی اینڈ ڈبلیو ہے جہاں رجسٹریشن ہوگی باقی کسی ڈیپارٹمنٹ میں رجسٹریشن کی ضرورت نہیں ہے اور منور خان صاحب! ہم نے پاکستان انجنیئرنگ کونسل کی جو کوڈنگ اور جو ساری چیزیں ہیں ہم نے صوبے کا بھی اس کے ساتھ Compatible کر دیا ہے، وہی چیزیں ہوں گی اور آپ کی انفارمیشن کے لئے پچھلے تقریباً چار ماہ سے سی اینڈ ڈبلیو میں میں نے پری کوالیفکیشن بند کروائی ہے، اگر کسی پراجیکٹ کی پری کوالیفیکیشن کریں گے تو In writing ایکسئین کو، چیف انجینئر کو Reasons دینا پڑیں گے اور In writing چیف انجینئر اس کی اجازت دے گا کہ اس کی پری کوالیفیکیشن کی ضرورت ہے کہ نہیں ہے؟ ہم نے سی اینڈ ڈبلیو میں Already یہ چیز Implement کر دی ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4287_ جناب ظفر اعظم: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے ضلع کرک میں چنغوزہ ڈیم اور لواغر ڈیم سے آبنوشی کی سکیمز کے لئے ٹینڈر کئے تھے جن پر معمولی کام بھی شروع کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیموں کو ٹینڈر کرنے کے بعد کیوں روکا گیا۔ آیا حکومتِ مذکورہ سکیموں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب لیاقت خان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) مذکورہ سکیموں کی دیکھ بھال کے لئے کنسلٹنٹ Hire نہیں کئے گئے تھے، اب کنسلٹنٹ کی Hiring کا عمل جاری ہے۔ جیسے ہی یہ عمل مکمل ہو جائے تو مذکورہ سکیموں پر دوبارہ کام شروع کیا جائے گا۔

4289 _ جناب ظفر اعظم: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں لواغر اور جنفوش ڈیمز پر واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ واٹر فلٹریشن پلانٹس کے لئے مختلف قسم کی بھرتیاں بھی کی گئی ہیں؛

(ج) اگر(الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ دور حکومت میں بھرتی شدہ افراد کی تفصیل فراہم کی جائے نیز مذکورہ پلانٹس کی فیزیبلٹی فنکشنل ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت خان(وزیرآبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) بھرتیوں کی تفصیل (لف) ہے۔ نیز دونوں سکیمیں فنکشنل ہیں۔

LIST OF APPOINTMENT IN LAWAGHER DAM

S.No	Name	Father Name	Designation	Village	Name of Scheme
1	Noor Zuman	Masti Khan	V/Man Cum Chowkidar	Serki Lawagher	Lawagher Dam
2	Muhammad Waqas	Nabi Khan	-do-	Wanki Siraj Khel	-do-
3	Arshad Ali	Rasool Ghulam	-do-	Serki Lawagher	-do-
4	Attaullah	Sarfaraz	-do-	Serki Lawagher-do-	-do-
5	Umer Rehman	Mir Sahib Din	-do-	Serki Lawagher	-do-
6	Umer Dayaz	Ayub Khan	-do-	Serki Lawagher	-do-
7	Majeedullah	Adil Shah	-do-	Wanki Siraj Khel	-do-
8	Muhammad Ashraf	Lal Muhammad	-do-	Serki Lawagher	-do-
9	Zahidullah	Jumroz Khan	-do-	Kanda Siraj Khel	-do-
10	Shah Zeb	Mir Badshah	-do-	Shadi Khel	-do-
11	Ahmad Tufail	Eid ur Rehman	-do-	Takht Nasrati Khadda Banda	-do-
12	Abdul Wali Khan	Badshah Khan	-do-	Zarki Nasrati	-do-
13	Mehtab Rehman	Habib Rehman	-do-	Takhti Nasrati	-do-

14	Muhammad Aslam	Mashka Alam	-do-	Takhti Nasrati	-do-
15	Muhammad Shoaib	Sher Muhammad	-do-	Zarki Nasrati	-do-
16	Asad Zaman	Muhammad Azeem	-do-	Takhti Nasrati	-do-
17	Sajjad Iqbal	Miazullah	-do-	Lakarki Banda	-do-
18	Habibullah	Khairullah	-do-	Takhti Nasrati	-do-
19	Umer Saeed		-do-	Court Case	-do-
20	Naheed ur Rehman	Gul Naib	-do-	Serki Lawagher	-do-
21	Farmanullah	Mir Saleem Khan	-do-	Dagger Kaly	-do-
22	Imranullah	Lal Sherin	-do-	Lcki Banda	-do-
23	Asad Habib	Habib Khan	Pipe Fitter	Serki Lawagher	-do-
24	Khair Muhammad	Azmat Ali Shah	Pipe Fitter	Takhti Nasrati	-do-
25	Mubashir Ghafoor	Abdul Ghaoor	Work Supdt;	Khojaki Killa	-do-

LIST OF APPOINTMENT IN CHANGHOSE DAM

S.No	Name	Father Name	Designation	Village	Name of Scheme
1	Zainullah	Inayatullah	-do-	Nawaz Abad	Lawagher Dam
2	Aqib Younas	Asood Badshah	-do-	Warana Mir Hassan Kaly	-do-
3	Hidayatullah	Mir Nawab	-do-	Warana Mir Hassan Kaly	-do-
4	Rizwanullah	Samiullah	-do-	Latamber	-do-
5	Adnan	Muhammad Subhan	-do-	Kamali Banda	-do-
6	Mudassir Nawaz	Waki Zaman	-do-	Latamber	-do-
7	Mohsin	Khan Zaeer	-do-	Latamber	-do-

	Iqbal				
8	Sajjad Ahmad	Abdur Rehman	-do-	Warana Dali Kheal	-do-
9	Sanaullah	Islam Badshah	-do-	Latamber	-do-
10	Wasaf Iqbal	Ghulam Rasool	-do-	Sharif Wala Latamber	-do-
11	Naqibullah	Umer Gul	-do-	Warana Deli Khel	-do-
12	Haji Sultan	Muhammad Zuman	-do-	Warana Mashi Khel	-do-
13	Usman Ghani	Saeedullah	-do-	Surati Killa	-do-
14	Aneeb Alam	Alam Khan	-do-	Latamber	-do-
15	Sharif Nawaz	Gul Nawaz	-do-	Warana Latamber	-do-
16	Mansoor Ahamd	Gul Hakeem Khan	-do-	Sharif Wala	-do-
17	Hazratullah	Muheet Khan	-do-	Latamber	-do-
18	Muhammad Rafiq	Amanullah	-do-	Warna Mir Hassan Khel	-do-
19	Muhammad Nisar	Khushdil Khan	Pipe Fitter	Latamber	-do-
20	Inayatullah	Aziz ur Rehman	Work Supdt:	Surati Killa	-do-

Mr. Speaker: Leave Applications-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میرا یہ ایک توجہ دلاؤنوٹس ہے۔

جناب سپیکر: میں ذراLeave applicationsپڑھ لوں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب محمود احمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب میر کلام خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب سید اقبال

صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛جناب انور حیات خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛جناب ظفر اعظم صاحب، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛جناب عارف احمد زئی صاحب آج کے لئے؛جناب محمد ادریس صاحب، ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave granted. Ji Ji, Nighat Bibi.

توجہ دلاؤنوٹس

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، توجہ دلاؤ نوٹس کی کاپی آپ کے پاس پڑی ہے۔ جناب سپیکر، یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور میں اس فلور کے توسط سے معزز ممبران کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں وائس چانسلر کی تقرری قواعد وضوابط کے برخلاف کی گئی ہے، ایک وائس چانسلر جو سویڈن کا شہری تھا، یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی نوشہرہ کو تباہ وبرباد کرکے ملک سے فرار ہوگیا اور دوسرا وائس چانسلر جو کہ برطانوی شہریت کا حامل ہے، اس نے بھی صوبے کی واحد میڈیکل یونیورسٹی خیبر میڈیکل یونیورسٹی پشاور کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے، اس ضمن میں ان کی تمام دستاویزات جن میں ان کا پاسپورٹ، سپریم کورٹ کے آرڈرز، ٹریول ہسٹری اور وزیراعظم آفس کی انکوائری اس میں شامل ہیں۔ سپیکر صاحب، میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو فوراً معطل کیا جائے اور ارکان اسمبلی وغیرہ پر مشتمل انکوائری کمیٹی بنائی جائے جو کہ تین دن کے اندر انکوائری رپورٹ پیش کرے۔ ثبوت درج ذیل ہیں نمبر 1۔ برٹش پاسپورٹ کی کاپی، نمبر 2۔ ٹریول ہسٹری، نمبر 3۔ لاء ڈیپارٹمنٹ Opinion، نمبر 4۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ، نمبر 5۔ خیبر میڈیکل یونیورسٹی کا خط جس میں تمام سٹاف کو اپنی دوہری شہریت کو واضح کرنے کا کہا گیا، نمبر 6۔ خیبر میڈیکل یونیورسٹی کا سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پشاور کو خط جس میں تمام سٹاف کا ڈیٹا بھیجوایا گیا ہے لیکن دوہری شہریت والے واحد ملازم مسٹر ارشد جاوید، وائس چانسلر کے بارے میں معلومات فراہم نہیں کی گئیں اور حقائق کو چھپایا گیا جو کہ سنگین جرم ہے۔ Lever transplant کے سنٹر کے لئے ایک ارب روپے، جو میں یہاں پر اکثر بات کرتی ہوں کہ ایک ارب روپے اس کو دیئے گئے لیکن پرائم منسٹر انسپکشن ٹیم کی انکوائری کا خط اس میں موجود ہے کہ یہ ایک ارب اس کے اکاؤنٹ میں پڑے ہیں اور تین چار کروڑ روپے یہ Monthly اس سے فائدہ لے رہا ہے جو کہ میں بار بار اس فلور پر کہتی ہوں کہ یہ جو ڈیپارٹمنٹ کی یہ جو

لیزنگ کے جو پیسے ہوتے ہیں جو نابالغ بچوں کے پیسے ہوتے ہیں، اسی طرح یہ کیس بھی ہے۔ پھر اس کے بعد مزید یہ کہ تمام سرکاری یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی شہریت، تعلیمی اسناد اور یونیورسٹیوں میں کی گئی اپوائنمنٹ کی تحقیقات ایماندار افسران پر مشتمل کمیٹی سے کرائی جائے۔ جناب سپیکر، یہ ایک بہت اہم توجہ دلاؤ نوٹس ہے اور میں نے آپ کو اس کی کاپی اور اگر آپ کہتے ہیں تو یہ تمام تر ثبوت ہیں جو میں لاء منسٹر کے تھرو آپ کو بھیجوا رہی ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب اس میں مسئلہ کیا ہے؟ نگہت بی بی۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر، یہ دہری شہریت کی بات کر رہی ہیں، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب کا مائیک کھول دیں۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: کیونکہ ان کا یہ جواب، جواب ورکه ورله۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی کا مائیک کھولیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر، میں نے آپ کو تمام سوالات اور تمام جوابات، آپ کو Annexure بھیجوا دیا ہے۔

جناب سپیکر: کہ مسئلہ کیا ہے؟ میں تو۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، مسئلہ یہ ہے کہ ایک بندہ کی ٹریول ہسٹری، اس کا پاسپورٹ دیکھیں، اگر آپ ذرا Annexure پر دیکھیں، یہ برٹش پاسپورٹ ہولڈر ہے۔

جناب سپیکر: تو کیا ہوا اگر برٹش پاسپورٹ ہولڈر ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جب اسمبلی کے ایم پی ایز، سینیٹرز Dual Nationality کے نہیں ہو سکتے ہیں تو بیوروکریسی، جس کے لئے سپریم کورٹ کا اور ہائی کورٹ کا آرڈر ہے کہ یہ Dual Nationality نہیں رکھ سکتے ہیں، آپ اس کی ٹریول ہسٹری دیکھ لیں، آپ اس کا پاسپورٹ دیکھ لیں، پھر اس کے بعد آپ اس کو دیکھ لیں کہ اس نے جو جواب دیا ہے، مجھے زبانی یاد ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، ایشو کیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: خوشدل خان کو تو کیا پتہ ہوگا، Annexure تو آپ کو میں نے بھیجا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بتا دیں کہ چلو برٹش۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس کو معطل کیا جائے اور اس کی ڈیپارٹمنٹل انکوائری کی جائے۔

جناب سپیکر: میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس وی سی کا جرم کیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جرم تو میں نے آپ کو پڑھ کر سارے سنا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: یعنی کیا آپ کا مطلب ہے کہ برٹش پاسپورٹ والا وی سی نہیں بن سکتا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں کر سکتا، یہ ہائی کورٹ کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیسے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ہائی کورٹ کا حکم ہے، یہ ہائی کورٹ کا حکم ہے، یہ آپ کو جو میں نے Annex بھیجوایا ہے، آپ اس میں دیکھیں، یہ لاء منسٹر کو بھیج دیں، وہ دیکھ لے گا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، ذرا پلیز۔

وزیر قانون: تھینک یو سر، چونکہ درانی صاحب خفا ہوں گے، تو میں صرف لیگل جواب دے دوں گا، پھر ہائر ایجوکیشن کے ایڈوائزر صاحب ہیں وہ لائق صاحب کو پھر جواب دیں گے لیکن میں صرف لیگل پوائنٹس کے اوپر بات کر لوں گا۔ سر، اگر موؤر سے کہہ دیا جائے کہ وہ بھی تھوڑا سا حوصلہ رکھ لیں تو ان شاء اللہ کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، تشریف رکھیں، ذرا منسٹر لاء صاحب کی بات سنیں نا، یہ آج نئی چیز لے کے آگئی ہیں جی۔

وزیر قانون: سر، وہ نہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، اپنا جواب سن لیں، آپ تشریف رکھیں نگہت بی بی۔

وزیر قانون: سر، تھوڑا سا حوصلے کے ساتھ اس کو سننا پڑے گا۔ ایک تو سر، یہ ہے کہ انہوں نے یہاں پر یہ بڑا Important اور ایک اہم سوال کھڑا کر دیا ہے اور یہ کوئی Lightly میرے خیال میں اس طرح نہیں لینا چاہیئے کہ بس ایک بات یہاں پر ہو گئی ہے اور اس کے اوپر آگے جا کے آپ کوئی ایسی رولنگ دیں یا کوئی یہاں پر ہاؤس میں کوئی ایسی بات ہو کہ وہ آگے جا کے سٹینڈ نہ ہو سر، یہاں پر جو میں نے جتنا سنا ہے، چونکہ یہ تو آج ایجنڈے کے اوپر تھا ہی نہیں اور آپ نے پھر اجازت دی ہے، تو جتنا میں نے سنا ہے تو نگہت بی بی یہ Allegation لگا رہی ہیں کہ جو خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں ڈاکٹر ارشد جاوید، تو وہ کہہ رہی ہیں کہ وہ Dual National ہیں، یہ بات وہ کر رہی ہیں، اگر میں نے ٹھیک سنا ہے۔ دوسری بات یہ

ہے سر، اگر وہ یہ الزام، چونکہ اس وقت تو ہم نے سنا ہی ہے تو الزام ہی ہم کہہ سکتے ہیں، اگر وہ الزام لگا رہی ہیں تو ایک تو سر، ہوا میں الزام نہیں لگنا چاہیئے اور وہ اگر ان کے پاس نیشنلٹی ہے، تو ان کا کوئی پاسپورٹ بھی دوسرا ہوگا، پھر ان کا کوئی ثبوت بھی ہوگا، تو وہ ثبوت اور وہ پاسپورٹ یا وہ چیزیں میرے خیال میں سامنے لانے کے بعد ان کو اس طرح کی بات کرنی چاہیئے، تو سر، میں یہ ریکویسٹ کروں گا، اگر آپ ان سے ڈیٹیل میں پوچھ لیں، وہ ایک ایک چیز بتا دیں تاکہ اس طرح نہیں ہے کہ ہوا میں بات کر کے بس اسی کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ لیں جی، یہ اس کا برٹش پاسپورٹ ہے، یہ اس کا برٹش پاسپورٹ ہے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، یہ کون ہے، یہ تو ہمیں نظر نہیں آرہا ہے، یہ کوئی کسی سر۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک منٹ ایک منٹ، یہ اس کا برٹش پاسپورٹ ہے اور پھر انہوں نے ٹریول ہسٹری جو میں نے کہا ہے، یہ اس کی پوری ہسٹری ہے۔

وزیر قانون: سر، اگر میں نزدیک سے تھوڑا دیکھ لوں، یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی، آپ لاء منسٹر کو یہ ڈاکومنٹس دے دیں۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی وزیر قانون کے ساتھ دستاویزات پر بحث کر رہی ہے) ہمارا "آرڈر آف دی ڈے" رہ جاتا ہے اور نگہت بی بی نیا بزنس لے کر آجاتی ہے۔ جناب لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں آج پہلی مرتبہ نگہت بی بی نے پوری تیاری اور کاغذات ساتھ لاکر وہ بات کر رہی ہیں، ویسے تو میں روزانہ سارے کاغذات دیکھتا ہوں، ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن سر، روزانہ یہ ہوتا ہے کہ نگہت بی بی ہمارے اوپر ذرا بڑھ چڑھ کر اور کوئی پریشر ڈال کر کیونکہ اس میں کوئی کاغذ واغذ نہیں ہوتا ہے، لیکن آج Surprisingly وہ کاغذات بھی ہیں ان کے پاس، میں تھوڑا سر، یہ بڑا سیریس ایشو ہے، وہ جو نگہت بی بی نے ابھی مجھے، جو سر دست جو میں نے چیزیں دیکھی ہیں، تو کاپی میں تو ارشد جاوید صاحب کو تو میں ان کی شکل سے پہچانتا ہوں کیونکہ صوبے کی ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہے، وہ اس کے وائس چانسلر ہیں، تو وہ تو مجھے وہی نظر آرہے ہیں، بہر حال پاسپورٹ کی فوٹو کاپی ہے اور انہوں نے United

کے کوئی پاسپورٹ کی کاپی دی ہوئی ہے، پھر انہوں نے جو مجھے ڈیٹیل بتائی ہے کہ ادھر Kingdom انہوں نے اپنا نام نہیں دیا جو Dual Nationality، تو سر، میں اس چیز کو ذرا سمیٹنے کی کوشش کرتا ہوں کیونکہ آرڈر آف دی ڈے بھی ہے، مجھے پتہ ہے کہ سر، وہ Insist کر رہی ہیں، میں یہاں پر لیگل بتادیتا ہوں، ٹھیک ہے ایک آنریبل ممبر نے خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے اوپر یہ بتادیا ہے اور یہ ڈاکومنٹس کی فوٹوکاپی ہے، بہر حال Admissible ہے یا نہیں ہے، وہ بعد کی بات ہے لیکن سر، آنریبل ممبر کی بات ہمارے لئے وزن دار ہے، تو جب انہوں نے کر دیا ہے تو سر، میرے خیال میں اس طرح بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ابھی آپ یہاں سے کوئی رولنگ دے دیں۔ سر، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں ہمارا ایک ایکٹ ہے جو ان یونیورسٹیز کو ریگولیٹ کرتا ہے اور چونکہ سر، You have remained the In-charge of Higher Education Department تو آپ کو زیادہ پتہ ہے کہ یہ ایکٹ آپ ہی نے Last tenure میں لایا تھا اور یہ ہے سر، خیبر پختونخوا یونیورسٹیز ایکٹ 2012، سر، میں ڈیٹیل میں جائے بغیر، میں ہاؤس کی توجہ سیکشن 12 کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا، وہ سر، Appointment and removal of the Vice Chancellor، اس میں ہے کہ The Vice Chancellor shall be appointed، یہ سر، اپوائنمنٹ کے ساری ڈیٹیل دی گئی ہے، سر، حکومت کا کام ہی نہیں ہے اور سر، یہ آپ کو پتہ ہے کہ ایک سکروٹنی کمیٹی بنی ہوئی ہے، وہ یہ سارا کام کرتی ہے، پھر حکومت صرف سمری بھیجتی ہے اور انٹرویوز ہوتے ہیں، تو سر، حکومت نے ان کا جو بھی پراسیس تھا وہ پورا کر دیا ہے لیکن سر، اگر کسی کے اوپر الزام بھی ہو تو ویسے بھی انصاف کی بات بھی ہے کہ اس طرح نہیں کہ یہاں پر کسی نے اگر بات کر دی ہے اور جس بندے کے اوپر الزام لگا، اس کو موقع ہی نہ ملے اور سر، اس ایکٹ کے اندر سیکشن 12 میں آپ کو Read کر دیتا ہوں جو Removal کے بارے میں جو شق ہے، وہ ہے سر، شق۔ 7۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی، آپ کا بزنس ڈسکس ہو رہا ہے اور آپ نے اپنے آپ کو اور چیزوں میں Busy رکھا ہوا ہے، تو آپ نے لاء منسٹر کو Attentive ہونا ہے۔ جی جی، لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، کلاز 7، سیکشن 12 میں پڑھ دیتا ہوں The Vice Chancellor shall hold the office during the pleasure of the Chancellor، چونکہ چانسلر آپ کو پتہ ہے کہ گورنر ہوتا ہے Provided that before removing a vice chancellor from his position, the Chancellor may grant an opportunity of personal

hearing to the vice chancellor، یعنی Personal hearing اس کا حق ہے۔ سر، اگر کلاز 8 پر آجائیں تو ایک اور بھی اس میں ہے The chancellor may send the vice chancellor on forced leave for ninety days extendable once if the circumstances so demand for reasons to be recorded سر، ابھی یہ فیصلہ تو بہر حال چونکہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ایڈوائزر New notified Advisor to the Chief Minister for Higher Education ہے سر، بہر حال میں نے قانونی پوزیشن بتادی، کسی بندے کو سنے بغیر آپ اس کے اوپر کوئی آرڈرز پاس نہیں کر سکتے ہیں، گورنر کا اختیار ہے، گورنر کو بھیجنا چاہیئے۔

(عصر کی اذان)

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں ایک بات اور چونکہ مسئلہ یہاں پر ابھی ابھی آیا ہے اور ابھی دیکھا ہے تو Obviously انسان کو جتنا یاد ہوتا ہے، جو قانون یاد ہوتا ہے، جو بھی یاد ہوتا ہے تو وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے لیکن اس میں سر، ہاؤس کو کوئی Decision لینے سے پہلے یا ہمارے ایڈوائزر صاحب اگر اس کے اوپر کوئی کمٹمنٹس کریں، تو ایک تو میں نے یونیورسٹی ایکٹ کا جو طریقہ کار ہے سر، وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے جو اس میں Personal hearing ہے اور اس میں جو Ninety days کا کورس لکھ دیا ہے لیکن یہ اختیار گورنر یعنی چانسلر کے پاس ہوتا ہے سر، دوسرا سپریم کورٹ کی اس کے اوپر ایک Judgment ہے اور اس نے اس کو بھی چونکہ اسی سے Related ہے تو اس کو بھی ہمیں نظر میں رکھنا ہوگا، یہ 2018 کا سوموٹو کیس نمبر 3 تھا اور میاں ثاقب نثار صاحب اس وقت چیف جسٹس تھے، ان کی سربراہی میں بینچ تھی، صرف یہ پیرا نمبر 47 میں پڑھ دیتا ہوں، جو اس کا Relevant وہ ہے۔ The acquisition of foreign nationalities and permanent residents etc by citizens during employment in the government service or autonomous/semi autonomous statutory bodies، سر، یہ Statutory body ہے کیونکہ یہ ایکٹ کے نیچے کام کر رہی ہے، Organization and company etc which are own control governed by the Federal and or Provincial Governments in the kicks prima facie and indeed in many cases, but not all in the intention to securely dispatch ill-gotten gains procure during service and to re-locate their families and or themselves during service and or after their retirement. Such individual deserve no leniency سر، یہ ابھی ضروری ہے۔ After the

Such جو یہاں پر گورنر صاحب ہیں determination by the competent authority official must be given a deadline or either rescinding their foreign nationality obtained during, rules, regulations in this regard may be made. سر، پھر دو آپشنز ہیں، مطلب جو لاء ہے اور جو سپریم کورٹ کی Judgment ہے، وہ سر، میں نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں، میرے خیال میں ہائر ایجوکیشن بہتر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you ji, Khaleeq Sahib, first time as a Minister Higher Education

(تالیاں)

جناب خلیق الرحمان (وزیر برائے ہائر ایجوکیشن): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ سب سے پہلے سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ اور تمام ایوان کا بھی شکریہ، میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اتنا ایک Prestigious Department ملا ہے اور ان شاء اللہ کوشش یہ کریں گے کہ اس میں بہتری لائیں اور جو مسائل Indicate ہوئے، ان شاء اللہ کوشش یہ کریں گے کہ ایوان کے ذریعے اس کو حل کریں اور آنے والے وقت میں میرے خیال میں ان شاء اللہ میری کوشش ہو گی کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں ان شاء اللہ بہتری لائیں۔ ابھی جو ایشو ڈسکس ہوا، جو میڈم لے کر آئی ہے، چونکہ میں نے ابھی چارج Assume کیا لیکن یہ ہے کہ میری ان کے ساتھ سیشن شروع ہونے سے پہلے ڈسکشن ہوئی ہے، تو یہ ہے کہ اس میں جو پروسیجر ہے اس کو دیکھنا پڑے گا، انکوائری اس پر کنڈکٹ کر لیتے ہیں اور ہم With the consultation of Law Department اس کو ہم گورنر صاحب کے پاس بھیج دیتے ہیں تاکہ اس پر انکوائری ہو اور ان شاء اللہ کوشش یہ کریں گے کہ اپنے ممبران کو بھی اس پر لے کر آئیں، یعنی ان کو On board لے سکیں اپنے ممبرز کو بھی لے سکیں اور اس کا رزلٹ نکال سکیں کیونکہ یہ جو ایشو ہے، یہ ایسا ایشو ہے کہ یہ صرف ایک وائس چانسلر کا نہیں ہے، یہ سارا دیکھنا پڑے گا کہ باقی بھی ایسے وائس چانسلرز ہیں جو ان کی اپوائنمنٹ ہوئی ہے وہ کیسے ہوئی ہے، کس طریقے سے ہوئی ہے اور اس چیز کو دیکھا گیا کہ نہیں دیکھا گیا؟ تو یہ ساری ایک انکوائری اس کی ہو گی ان شاء اللہ اور آپ کو اس کی ہم جلد رپورٹ دے دیں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے ایک مسئلہ جو کہ بہت Important ہے، لے کر آئی ہوں، اس میں ظاہر ہے کہ میں نے گیند کو آپ کے کورٹ میں پھینک دیا ہے، گیند میں نے آپ کے لاء

منسٹر کے کورٹ میں پھینک دیا ہے، آپ میجارٹی میں ہیں اور گیند میں نے جو ایڈوائزر ٹو چیف منسٹر ہے، میں نے ان کے کورٹ اور میں نے آپ کو سارا سچ بتادیا ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر ایک ضروری بات کہنا چاہتی ہوں کہ ہم سیاستدانوں پر اگر ہماری Dual Nationality ہونے پر اگر یہ قدغن ہے کہ ہم اس ہاؤس کے یا اپر ہاؤس کے یا نیشنل اسمبلی کے ممبر نہیں رہ سکتے اور جناب سپیکر، اس میں دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ میں Dual Nationality ہوں، مجھ سے اگر کوئی محکمہ سوال کرتا ہے اور اس میں میں اپنا نام چھوڑ کے باقیوں کا سارا کچھ دے دوں تو یہ بھی 62،63 میں آتا ہے، بہر حال تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے، گیند آپ کی کورٹ میں ہے، گیند ان کے کورٹ میں ہے، میں نے ایک ایشو کو ہائی لائٹ کیا اور اس ایشو کے تحت اب آپ جانیں، لاء منسٹر جانیں اور وہ جانیں، میرا ابھی اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اس لئے کہ میں نے آپ کو پوری تفصیل بھی فراہم کر دی ہے، میں نے آپ کو اس کی ایک ایک پاسپورٹ کی کاپی اور اس کے ٹریول کی پوری میں نے ڈاکومنٹس دے دی ہیں، میں نے آپ کو لاء بھی دے دیا ہے جو لاء ڈیپارٹمنٹ سے آیا ہے۔ اس کے علاوہ ہائر ایجوکیشن نے ان سے جو مانگا ہے اس میں سے انہوں نے اپنا نام نکال کے باقی سب لوگوں کا دے دیا ہے، اس میں انہوں نے اپنا یہ Mention نہیں کیا کہ آیا میں پاکستانی سیٹیزن ہوں یا Either I am national or British national citizen تو جناب سپیکر صاحب، گیند اب چیئر کے کورٹ میں ہے گیند جو ہے وہ لاء منسٹری کے کورٹ میں ہے، گیند جو ہے وہ تعلیم کے کورٹ میں ہے، کتنا انصاف ہوتا ہے مجھے بتادیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی نعیمہ کشور صاحبہ، نعیمہ کشور صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> سپیکر صاحب، میں ایک دوسرے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، پہلے اس کو ختم ہونے دیں پھر اس پر آجائیں، ایسا ہے کہ اس میں جو اپوائنمنٹ کرنے والی کمیٹی ہے، اس کا کوئی قصور نہیں ہے Because یہ اپوائنمنٹ ہوئی ہے، پتہ نہیں ڈھائی تین سال پہلے اور اس وقت سپریم کورٹ کی یہ Judgment موجود نہیں تھی، یہ ابھی جو 2017-18 میں کورٹ کی اپ ڈیٹ اس میں آئی ہے کہ سرکاری ملازم جو Statutory bodies کے یا جو وہ Dual Nationality نہیں رکھ سکتے، ایک ہی نیشنلٹی ہوگی پاکستان کی یا جیسے لاء منسٹر صاحب نے بتایا کہ ان کو Hearing دی جائے گی اور ان کو وہ چانس دی جائے گی کہ ایک لے لیں۔ Whether you want to serve

اور اگر نہیں تو پھر جاب then you quit the nationality, the foreign nationality کو Quit کرو، And take the foreign nationality اور میرا خیال ہے اس میں اسی طرح کا ایک کیس ہو چکا ہے نوشہرہ یونیورسٹی میں کہ وی سی نے فارن نیشنلٹی کو پریفر کیا اور اس نے جاب کو Quit کیا، ابھی کوئی Recently، واقعی یہ اصولاً تو ایک دم سے ہو جانا چاہیئے جب کورٹ کا Decision آ گیا اور اس چیز کی جو آپ نے ایک اور نشاندہی کی کہ ایچ ای ڈی نے جب مانگا تو اس میں وائس چانسلر نے اپنا نام کیوں نہیں لکھا؟ تو یہ تو پھر آرٹیکل 62، 63 یہاں بھی آ جائے گا، پھر ان میں باقی تمام پاکستانی ملازموں کے نام دے دیئے اور اپنا نام اس نے نہیں دیا، تو مطلب وہ بھی Dual Nationality ہے، Any how اب اس پر میں کیا رولنگ دے سکتا ہوں، یہی کر سکتا ہوں کہ میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو Instruct کرتا ہوں کہ وہ فوراً اس کی انکوائری کا کیس گورنر صاحب کو بھیجے تاکہ اس کی انکوائری کر کے رپورٹ اس ایوان میں پیش کر وادیں کہ اس میں کیا پیش رفت ہوئی اور جب تک اس کی انکوائری کمپلیٹ نہیں ہوتی وی سی کو کام کرنے سے روک دیا جائے تاکہ وہ کوئی دستخط، کوئی کام نہیں کر سکتا Unless کہ انکوائری میں وہ بے گناہ ثابت ہو یا گناہ گار ثابت ہو، جو بھی ہو، وہ گورنر صاحب کا کام ہے، وہ اس کو کریں۔ جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: جناب، میں تو آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، ابھی میں دیکھ رہا تھا یہ موشن تو ایجنڈے پر بھی نہیں تھی لیکن بڑی اچھی بات ہے اور ہاؤس کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ انتہائی اہم Public matter کو اسی طرح جو آپ نے رولنگ دی جناب سپیکر، ہم آپ سے یہی توقع رکھتے ہیں اس سے پہلے بھی بی آر ٹی کے حوالے سے تو وہ بات لفٹ رائٹ میں چلی گئی۔

جناب سپیکر: وہ پینڈنگ ہو گیا۔

جناب سردار حسین: لیکن آپ سے یہی امید رکھتے ہیں، یہی آپ سے امید رکھتے ہیں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور آپ کی اگر ذاتی دلچسپی ہو تو میرے خیال میں تمام ایشوز کو اسی طرح فلور پر آئیں گے اور اس کا کوئی Solution بھی نکلے گا، تو اس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for ten minutes for Asr prayer.

(ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ممبران کا موڈ آنے کا ہے یا نہیں ہے؟ دو منٹ گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: سیکیورٹی سٹاف، آنریبل ممبران کو تلاش کر کے ریکویسٹ کریں اور ایوان میں لے آئیں، لابیز میں دیکھیں۔ جی نگہت بی بی، جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہاں پر کورم کی نشاندہی جو بار بار ہوتی ہے، دیکھیں ہم شام تک بیٹھے رہتے ہیں، اگر آپ اپنے ایم پی ایز سے پوچھ لیں اگر وہ ہاؤس کو چلانے میں Interested نہیں ہیں تو ہم بھی اپنا ٹائم، اتنے Important Questions اور اتنی اچھی ڈیبیٹ جو ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ سارے ایگری ہو جائیں، اگر اجلاس کو ہم صبح گیارہ بجے رکھ دیا کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ہمیں کوئی پرابلم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو ایک، دو بجے تک بھی چلا سکتے ہیں، ظہر کا وقفہ کر کے اس کے بعد، تاکہ ایجنڈا ڈیبیٹ صحیح Properly ہو سکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، دیکھیں یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس وقت جب دو وقفے آپ نمازوں کے لئے کرتے ہیں تو ممبران واپس ہی نہیں آتے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، تو دیکھیں ناں۔

جناب سپیکر: اور ضروری بھی ہے رابطہ کرنا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہماری طرف سے لوگ بھی تو اتنے زیادہ نہیں ہیں، ادھر سے بھی وہ لوگ چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: بس اب آ گئے ہیں۔ چلیں، سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پہلے تو بات یہ ہے کہ یہ طے ہوا تھا کہ اجلاس کو دو بجے کے بعد اسی لئے رکھا جائے کہ ممبران صاحبان اپنا کوئی کام دن کو کروا لیتے لیکن اگر یہ صورتحال رہی تو میرے خیال میں پھر اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا کہ بعد کے وقت ممبران صاحبان آتے ہی نہیں ہیں، تو میرے خیال میں آپ کی اس بات سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ گیارہ بجے اگر اجلاس ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصل میں منسٹر بھی ادھر ہی ہوں گے جب اجلاس ہو گا تو آنریبل ممبران سے یہاں پر کر سکتے ہیں اور بروقت، اب دن بھی بہت چھوٹے ہیں، گرمیوں میں ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: بالکل جی، دن چھوٹے ہیں، گیارہ بجے اجلاس ہونا چاہیئے، منسٹر بھی ہوں گے اور باقی جو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں وہ بھی ہوں گے تو صحیح طور پر جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔ دوسرا جناب سپیکر، میرے دو پوائنٹس آف آرڈر تھے، ایک تو بارشوں اور برفباری کا سیزن ہے اور Snow bound area میں ابھی سڑکیں بند ہو رہی ہیں، ہم نے تو Last year کئی بار ڈیپارٹمنٹ کو، گورنمنٹ کو یاد دہانی کرائی کہ ان علاقوں کے لئے خصوصی مشینری وغیرہ بھیجی جائے جس طرح سے میرا حلقہ انتخاب جو سرن ویلی ہے، کاغان ویلی ہے، اسی طرح سے ملاکنڈ، تورغر ہے اور یہ Snow bound area میں جدھر جدھر برفباری سے سڑکیں بند ہو جاتی ہیں تو لوگوں کو کافی تکلیف ہوتی ہے اور اس کے بعد ہم یہاں پر بات کرتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ پہلے سے اس کا انتظام نہیں کرتا حالانکہ پہلے ہی سے ان کو پتہ ہوتا ہے کہ چونکہ Already برفباری کا سیزن ہے تو سڑکیں بند نہیں ہونی چاہئیں اور ڈیپارٹمنٹ کو فعال کرنا چاہیئے اور وہاں پر جو بلڈوزر اور باقی جو مشینری ہے، وہاں بھیجنی چاہیئے۔ دوسری بات جناب سپیکر، ایک اہم ایشو، چونکہ میں کل ہی کراچی سے واپس آیا ہوں اور وہاں مجھے خیبر پختونخوا کے لوگ بھی ملے، باقی صوبوں کے لوگ بھی ملے تھے لیکن خاص طور پر خیبر پختونخوا کے جو لوگ ملے ہیں، ہزارہ کے لوگ ملے، انہوں نے ایک اہم ایشو کی طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک عرصے سے ہمارے لوگ کراچی میں آباد ہیں، پاکستان بننے سے پہلے سے بھی آباد ہیں اور اس کے بعد ابھی بھی جو لوگ وہاں پر آباد ہیں ان کے شناختی کارڈ پر ڈبل ایڈریس ہے اور یہ ڈبل ایڈریس تو اس لئے لکھا گیا ہے کہ چونکہ ان کا تعلق اپنے اپنے علاقوں سے بھی ہے اور پھر کراچی سے بھی ہے، یہاں پر بھی ان کی جائیدادیں ہیں، وہاں پر بھی ان کی جائیدادیں ہیں، تو اس سلسلے میں یعنی ان کا حق بنتا ہے کہ وہ پاکستان کے کسی حصے میں رہیں ایک Permanent address اور ایک Temporary address اسکے شناختی کارڈ پر ہونا چاہیئے لیکن چونکہ Temporary address کی وجہ سے جو کراچی میں بسنے والے ہمارے خیبر پختونخوا کے لوگ خاص طور پر پھر پنجاب اور بلوچستان کے بھی ہیں لیکن ان کے بچوں کو وہاں داخلہ نہیں مل رہا، وہاں پر ان کا ڈومیسائل Accept نہیں کرتے، اسی طرح نوکریوں میں بھی ان کو ان کا حق نہیں ملتا اور اسی طریقے سے وہاں ہر جگہ ان کے لئے ایک پریشانی بنی ہوئی ہے تو حکومت کو چاہیئے اور خاص طور پر ہماری خیبر پختونخوا حکومت کو کہ وہ سندھ گورنمنٹ کے ساتھ یہ مسئلہ Take up کرے۔ یہ جو ایشو ہے پہلے یہ نہیں ہوتا تھا، اب کراچی تو منی پاکستان ہے، پورے پاکستان کے لوگ ایک عرصے سے آباد ہیں، آج اگر ان پر یہ پابندی لگائی جائے خاص طور پر تعلیمی لحاظ سے کہ اگر ان

کے بچوں کو داخلہ نہ ملے تو اس سے اور بڑی زیادتی کیا ہو سکتی ہے ؟ اور پھر وہاں جو نوکریاں وغیرہ ہیں، ان کو وہ اپلائی بھی کرتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ وہاں پر ہر وقت یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ڈومیسائل جی خیبر پختونخوا کا ہے تو اس کو ترجیح نہیں دی جاتی، اس کو Priority نہیں دی جاتی، تو یہ بڑی ناانصافی ہے، یہ آئین کے بھی خلاف ہے، قانون کے بھی خلاف ہے، اس وجہ سے خیبر پختونخوا حکومت کی ایک ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ وہ سندھ گورنمنٹ سے یہ مسئلہ Take up کرے، یہ ایشو حل کرائے کیونکہ ان لوگوں کے بچوں کو تعلیم نہیں مل رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے خیبر پختونخوا کے لاکھوں کی تعداد میں لوگ وہاں پر آباد ہیں، ہزارہ سے تقریباً ایک جائزے کے مطابق جو ایک Assessment ہے، ہمارے تقریباً تیس، چالیس، پینتیس لاکھ لوگ وہاں پر آباد ہیں، اب اس وقت جو Census ہوئی تھی، اس میں بھی غلطی ہوئی، ان کو وہاں پر کاؤنٹ بھی نہیں کیا گیا، یہاں پر بھی نہیں ہوا اور وہاں جس وقت یہ Census ہو رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ آپ کا Permanent address تو ہزارہ میں ہے یا خیبر پختونخوا میں ہے اور اسی طریقے سے جو Temporary address ہے اس پر آپ کی کاؤنٹنگ نہیں ہوگی، اس وجہ سے جو Census ہوئی ہے، وہ بھی سوالیہ نشان ہے، اس پر Objection بھی ہے، ابھی تو خیر اس کا نوٹیفکیشن بھی نہیں ہوا لیکن اس حوالے سے دوبارہ Census ہونی چاہیئے، جو لوگ وہاں پر آباد ہیں یا تو ان کو وہاں پر شامل کیا جائے یا اپنے اپنے صوبے میں، اپنے اپنے ضلعوں میں جہاں کا Permanent Address ہو اس میں شامل کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے سردار صاحب، اس Particular issue کے اوپر آپ ایک جوائنٹ ریزولیوشن بنالیں کہ جو خیبر پختونخوا کے Permanent ہیں یا Temporary address ڈومیسائل ہیں اور وہ سندھ میں رہتے ہیں ان کو ایڈمیشن نہیں ملتا، جابز نہیں ملتیں تو وہ ہم ریزولیوشن کی شکل میں پاس کروا لیتے ہیں۔ آپ کے کوسچن کا جو پہلا حصہ ہے، جو روڈز آپ کے بند ہیں تو لاء منسٹر صاحب! سردار یوسف صاحب کو ریسپانڈ کریں کہ ان کی سڑکیں بند ہیں، لودھی صاحب کر لیں، جی لودھی صاحب، جی سردار صاحب۔

<u>جناب قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر، واقعی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لودھی صاحب، ایک منٹ۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: ایک منٹ، میں ریزولیوشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب کی بات مکمل نہیں ہوئی، جی سردار صاحب، آپ بات کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: میں ذرا بات مکمل کرلوں ناں جی، تو میرے خیال میں آپ اجازت دیں تو میں ریزولیوشن ہی پڑھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: جی جی۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کا یہ طریقہ تو نہیں ہوگا ناں، ہمیں رولز ریلیکس کرنے ہوں گے، آپ ریزولیوشن پہلے بنائیں، سائن کریں، ادھر جمع کرائیں، پھر میں آپ کو ابھی آج ہی موقع دوں گا، پھر آپ رولز ریلیکس کرائیں گے اور پھر وہ پیش کریں گے، چونکہ یہ ہمارے پاس جمع نہیں ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: ٹھیک ہے جی، میں کرلیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، پہلے حصے کا جواب آپ دے دیں۔

وزیر خوراک: شکریہ جناب سپیکر، سردار صاحب نے جو بات کی ہے واقعی سرداور بارشوں کا موسم ہے، برفباری ہے، خصوصاً ہزارہ میں اور ان کے کاغان کی طرف بھی ہے، مانسہرہ، ایبٹ آباد اور نتھیا گلی آپ کے حلقے میں بھی، ہمارے حلقے میں بھی سب میں، تو اس کے لئے انہوں نے کہا ہے کہ ان کی صفائی کے لئے تو اس میں دو طریقے ہوتے ہیں، پہلے محکمے کے پاس مشینری ہوا کرتی تھی تو وہ خود اس کو کلیئر کرتے تھے، اب اس کا ٹھیکہ ہو جاتا ہے، پہلے تو ٹھیکے میں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جو کنٹریکٹر آتا ہے وہ زیادہ مشینیں Hire کرلیتا ہے اور جگہ جگہ وہ لگاتا ہے، اگر ڈیپارٹمنٹ والوں کے پاس مشینری کم ہوتی ہے تو اس سے زیادہ بہتر کارکردگی نہیں ہو سکتی ہے، اب جو کنٹریکٹر ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ اس کے پوائنٹس وہ اپنے کچھ بڑھا دیتے ہیں کہ چھ کلو میٹر پر پانچ کلو میٹر پر وہ اپنے کیمپ لگا دیتے ہیں اور وہاں اس کی مشینری Available ہوتی ہے، اگر ان کی کوئی Specific ایسی بات ہے جہاں نہیں ہے کوئی مشینری یا کچھ اور تو وہ اس کو لے کر آئیں ہم ان کو ہدایت کریں گے کہ وہ اس کا فوری طور پر ازالہ کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، سردار صاحب!

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، چونکہ گزشتہ سال بھی یہاں پر یہ بات پوائنٹ آؤٹ ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود بھی جو سرن ویلی ہے، وہاں پر کوئی مشینری نہیں ہے، سرن ویلی جو آگے منڈز گچھا اور جبڑ دیوری تک جاتی ہے لیکن کوئی مشینری نہیں تھی، پوش میں کوئی مشینری نہیں تھی۔

جناب سپیکر: سرن ویلی وہ بھی Snow bound ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: Snow bound area ہے جی اور کاغان ویلی میں تو چلو اب وہاں سوکھی کناری ڈیم پر کام ہو رہا ہے، اس کی وجہ سے روڈ کھول دیتے ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب، اس کو Make sure کریں جو سردار صاحب کمپلینٹ کر رہے ہیں، جو بھی ان کا Snow bound area ہے اور لوگوں کو یہ پرابلم ہے، اس کو حل کروائیں۔

وزیر خوراک: میں سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو سے ابھی بات کرتا ہوں، میں صبح اس کو یہ ساری بات بتاؤں گا اور آپ بھی سیکرٹری صاحب سے ملیں۔

سردار محمد یوسف زمان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی لائق محمد خان صاحب، سارا ایجنڈا آف دی ڈے رہ گیا ہے، ابھی درانی صاحب کہیں گے کہ ہم نے بحث کرنی ہے تو پلیز بحث کا بھی ٹائم چھوڑیں۔ دیکھیں، ایک بات میں کرتا ہوں کہ اگر ٹائم ہوا تو میں آئندہ کے لئے پوائنٹ آف آرڈرز بالکل End پر دوں گا تو یہ جو آپ مجھے لکھ کے بھیج دیتے ہیں، ایک تو Emergent نوعیت کا ہوتا ہے، چلو وہ تو الگ بات ہے تاکہ ہم آرڈر آف دی ڈے کمپلیٹ کریں، آپ کا بزنس ہے وہ کمپلیٹ ہی نہیں ہوتا۔ جی لائق خان، ایک منٹ۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر، جس طرح کہ سردار صاحب نے کہا، اسی طرح میرے ضلع تورغر کی نصف آبادی محنت مزدوری کے لئے وہاں کراچی میں آباد ہے تو شناختی کارڈ پر ڈبل ایڈریس سے انہیں وہاں پر پولیس بھی پریشان کرتی ہے اور اس حد تک بات پہنچ گئی ہے کہ اگر وہ کوئی ٹیکسی، رکشہ خریدتے ہیں تو ان کے نام کا نمبر بھی وہ اس کو نہیں لگاتے، مہربانی کر کے اس مسئلے کو بھی Settle کیا جائے۔ اس کے علاوہ دوسری گزارش یہ ہے کہ میرے تورغر میں صرف پانچ روڈز ہیں، ٹوٹل تورغر میں پانچ کے پانچ روڈ جو ہیں گزشتہ دو دن سے برف کی وجہ سے بند ہیں، مہربانی کر کے ان کا بھی کوئی حل نکالا جائے۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب ان کا بھی خیال رکھیں، لاء منسٹر صاحب، یہ بتائیں کہ یہ جو کراچی کا ایشو لائق خان نے بھی بیان کیا اور سردار یوسف صاحب نے جس میں میں نے کہا کہ ریزولیشن لائیں، تو کیا اس کا اور کوئی حل نکل سکتا ہے کہ جو ہمارے خیبر پختونخوا کے لوگ کراچی میں رہتے ہیں بڑے عرصے سے، ان کے آئی ڈی کارڈز پر دو ایڈریس ہیں Permanent and temporary، اب Temporary چونکہ They are temporarily living in Karachi اور ان کا Permanent ادھر ہوگا، اب اس

وجہ سے ان کو نہ جاب ملتی ہے، نہ ان کے بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں داخلے ملتے ہیں اور لائق خان کہتے ہیں کہ پولیس بھی ان کو تنگ کرتی ہے، تو اس پر آپ کوئی اپنی کمیٹی بنالیں یا ریزولیوشن لائیں یا آپ ہمیں اس کا کوئی Solution بتائیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، چونکہ میرے خیال میں ہمارے صوبے کے بہت زیادہ لوگ وہاں کراچی میں رہتے ہیں، بہت بڑی پاپولیشن کا ایک Chunk ہے اور وہ Obviously affect ہوتا ہے، وہاں پر Affect ہوتے ہیں، ان کی جو Extended families یہاں پر ہیں، وہ بھی Affect ہوتے ہیں تو بہر حال یہ مسئلہ بڑا گھمبیر ہے سر، اس میں ایک اور مسئلہ بھی ہے کہ جب Census ہوئی تھی تو ان کے Temporary address کی وجہ سے انہوں نے ان کو وہاں پر Census میں بھی شامل نہیں کیا اور یہاں بھی شامل نہیں ہوئے، میرے خیال میں یہ زیادتی ہے، پھر مطلب اگر آپ دیکھ لیں تو In normal course of procedure جو ہوتا ہے تو اس میں یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی بندہ ادھر کا ہے، خیبر پختونخوا سے اس کا تعلق ہے اور وہ اسلام آباد میں رہ رہا ہے تو اس کا جو Temporary address ہے، وہ شناختی کارڈ کے اندر بھی اگر وہ درج کروانا چاہتا ہے تو وہ آجاتا ہے کہ وہ اسلام آباد میں Temporarily رہ رہا ہے اور Permanent address مثلاً اس کا ایبٹ آباد ہے یا مثلاً چارسدہ ہے یا مردان جو بھی ہے، تو میں آنریبل ممبر سے ریکویسٹ کروں گا جنہوں نے یہ ایشو اٹھایا ہے کہ وہ کیسز کی نشاندہی کریں کہ وہاں پر نادرا ان کا As a temporary address وہ نہیں کر رہا ہے تو پھر یہ خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ دوسرا سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ Temporary اندراج ہے، اس Temporary اندراج کی وجہ سے ان کو وہ Facilities نہیں مل رہی ہیں، یعنی کالجوں سکولوں میں ایڈمشنز نہیں مل رہے ہیں۔ جی، سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، چونکہ لاء منسٹر صاحب ابھی آئے ہیں وہ ہماری بات پوری نہیں سن سکے، اصل مسئلہ چونکہ شناختی کارڈ پر دو ایڈریسز ہوتے ہیں، Permanent address اور Temporary address اور Census میں وہاں جس وقت بات ہوئی چونکہ Temporary address تھا، انہوں نے کہا کہ آپ کا Permanent address ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، بات لمبی ہو جائے گی، ریزولیوشن ہی اس کا Solution ہے۔ منسٹر صاحب، مجھے ایسا نہیں لگتا کہ اس کا کوئی حل نہیں ہوگا، لاء منسٹر صاحب اس پر ریزولیوشن لے آئیں، میں نے تو یہ کہا ہے کہ اس پہ ریزولیوشن لائیں، فیڈرل گورنمنٹ سے ہم یہ اپیل کریں کہ وہ سندھ کی صوبائی گورنمنٹ سے بات کرے کہ ہمارے جو Temporary address والے خیبر پختونخوا کے لوگ ملک بھر میں کہیں بھی ہیں، ان کو وہاں پر وہ ساری مراعات ملنی چاہئیں جو ایک پاکستانی کا حق بنتی ہیں، ٹھیک ہے ریزولیوشن ہی Solution ہے، اوکے۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں ریزولیوشن ہی سب سے بہتر ہے کیونکہ وہ Inter-Provincial Co-ordination کے ذریعے سے چلا جائے گا اور وہ ادھر سندھ حکومت کی طرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، ریزولیوشن ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: سر، ایک اچھی Worded resolution ہو، ہم سب اس پر دستخط کر لیں گے اور اس کو Unanimously پاس کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ تیار کریں ناں۔ جی سردار یوسف صاحب، ان کے ساتھ مل کے ذرا ریزولیوشن تیار کریں تو ابھی پیش بھی کروا دیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Let me complete order of the day then we will proceed further. Call Attention Notice: Sardar Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 847, in the House. Sardar Khan.

جناب سردار خان: میں وزیر برائے محکمہ معدنیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ موجودہ صوبائی حکومت نے دریائے سوات کی ریت بجری پر ظالمانہ ٹیکس نافذ کیا ہے جو کہ سوات کے عوام کے ساتھ ظلم ہے، دریائے سوات کی موجودہ حدود 2010 کے سیلاب کی وجہ سے متعین نہیں ہیں اور زیادہ تر زمین لوگوں کی ذاتی ملکیت ہے، محکمہ مال نے بھی اسی سلسلے میں ابھی تک قومی اور انفرادی حدود کا تعین نہیں کیا ہے، یہ ایک قومی مسئلہ ہے اور لوگوں میں شدید تشویش کے ساتھ بہت زیادہ اشتعال بھی پایا جاتا ہے۔ لہذا ٹیکس کو واپس لیا جائے اور سوات کے مظلوم عوام کو مزید تنگ نہ کیا جائے، سوات ملاکنڈ 2023 تک ٹیکس فری زون ہے، دریائے سوات ریت بجری فی سیکڑا بحساب تین سو روپے مقامی لوگوں کی تعمیری ضروریات کے لئے، سوات 2010 کی سیلاب کرائسز سے بہت متاثر ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، معدنیاتو منسٹر صاحب، چې کوم د لیز په شکل باندې

په سوات کښې د دريائے سوات په ريت بجری باندې کوم ټيکس لګولے دے دا د خلقو ذاتې ملکيت دے۔ پټوار په دې کښې حدودات نه دې کړی۔ لهذا مهربانی دې اوشې دا دې واپس واخلی، سوات د 2010 په سيلاب کرائسسز کښې ډير زيات متاثره شويدے۔

Mr. Speaker: Who will respond? Dr Amjad Ali Khan, please respond.

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Please, take your seat.

یار، بس آگے بھی کام ہے، یہ نہیں کہ ہر بات پر آدمی کھڑا ہو جاتا ہے، درانی صاحب مجھے آنکھیں دکھا رہے ہیں کہ اصل ایجنڈے پر بات ہی نہیں ہوتی، جواب دیں کہ یہ سرکاری لینڈ ہے یا پرائیویٹ لینڈ ہے۔

جناب امجد علی خان (وزیر معدنیات): تھینک یو سپیکر صاحب، پہلے تو یہ کال اٹنشن ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ سوات بلکہ پورا ملاکنڈ ڈویژن 2023 تک ٹیکس سے Exempted ہے لیکن یہ ٹیکس نہیں ہے یہ 'لیز منی' ہے، اگر کسی کو اس میں ابہام ہے تو عدالت یا کورٹ جا سکتے ہیں تاکہ وہ اس کو Define کرے کہ یہ 'لیز منی' ہے یا ٹیکس ہے؟ (مداخلت) بات سنیں، بات سنیں، یہ سپیکر صاحب، باقاعدہ آکشن ہوتا ہے، یہ مائنز منرلز میں آکشن ہوتا ہے یہ پورے صوبے میں ہوتا ہے اس سے جو ریونیو جنریٹ ہوا ہے وہ 1208 ملین روپے ہے۔

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ یہ ٹیکس جو یہ کہہ رہے ہیں یہ سرکاری جگہ سے ہوتا ہے یا پرائیویٹ لوگوں کے لینڈ سے؟

جناب وزیر معدنیات: نہیں نہیں، سپیکر صاحب، لیز منی ہے یہ جو آکشنز ہوتے ہیں جس طرح اڈے کے آکشنز ہوتے ہیں، جس طرح حکومت کی اور چیزوں کے آکشنز ہوتے ہیں، پھر ٹھیکیدار آکشن پر یہ لیتا ہے، پھر ٹھیکیدار اس کے پیسے قومی خزانے میں جمع کراتے ہیں، صوبائی خزانے اور وہ لوگوں کی فلاح میں خرچ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس جگہ کا تعلق سرکاری ہو یا پرائیویٹ ہو۔

وزیر معدنیات: یہ کوئی ٹیکس نہیں ہے یہ 'لیز منی' ہے۔

جناب سپیکر: یہ 'لیز منی' ہے۔

جناب وزیر معدنیات: یہ ہر جگہ پر ہے۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب وزیر معدنیات: یہ جو ڈاؤن ڈسٹرکٹس ہیں، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھنے والے ارکین مسند صدارت کے سامنے کھڑے ہو کر مسئلہ پر بحث کے لئے اصرار کرتے رہے)

جناب سپیکر: اس ایشو کے اوپر Already یہاں پر ہمارے پاس ایڈ جرنمنٹ موشن موجود ہے اسے جو بھی Near اجلاس کی Date آتی ہے، اس میں بحث کے لئے منظور کر لیں تاکہ آپ اس پر اوپن ڈیبیٹ کر لیں، سارے کوشش کریں جمعہ کو ہو جائے یا Monday کو ہو جائے جس دن بھی ہوتا ہے جمعہ کو آپ پیش کر لیں، Monday کو ڈیبیٹ کر لیں، ٹھیک ہے جی، اس پر آپ کی Already ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، پھر اس میں یہ بات Thoroughly discuss ہو جو آپ کرنا چاہتے ہیں، کنسرنڈ آنریبل ایم پی ایز، محترمہ شاہدہ صاحبہ، رکن صوبائی اسمبلی توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 880، شاہدہ صاحبہ، آرڈر ان دی ہاؤس پلیز۔

محترمہ شاہدہ: شکریہ سپیکر صاحب، میں وزیر برائے آبنوشی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ ضلع مردان کے ڈانگ بابا ہوتی میں عوام کی سہولت کے لئے کئی سال پہلے ایک ٹینکی بنائی گئی تھی جو کہ ابھی کافی عرصہ گزرنے کی وجہ سے خستہ حال ہو گئی ہے جس کی وجہ سے پانی کی بھی لوگوں کو سخت تکلیف ہے۔ دوسرا یہ کہ ٹینکی کے گرنے کا بھی خطرہ ہے، اس ضمن میں متعلقہ وزیر صاحب وہاں کے عوام کی تکلیف کو مد نظر رکھتے ہوئے اس ٹینکی کو نئے سرے سے بنائیں تاکہ ہوتی کے عوام اس ذہنی کوفت سے بھی بچ سکیں۔

جناب سپیکر: کون ریسپانڈ کرے گا؟

محترمہ شاہدہ: اور جناب سپیکر صاحب، تین مہینے پہلے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ شاہدہ: تین مہینے پہلے یہ بات میں نے شہرام ترکئی کے ساتھ اور طورو صاحب کے ساتھ کی تھی، انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم اس کے لئے جلد کچھ نہ کچھ کریں گے لیکن ابھی تک اس پر کچھ کام نہیں ہوا، یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، نئے منسٹر صاحب کا پہلا جواب (تالیاں) جی، ریاض خان صاحب، منسٹر فار ایریگیشن پبلک ہیلتھ، جی جی، ریاض خان۔

جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے آبنوشی): کال اٹینشن سے پہلے مجھے آپ ایک آدھا منٹ دے دیں، فسٹ ٹائم ہے۔

جناب سپیکر: لے لیں جی۔

معاون خصوصی برائے آبنوشی: شکریہ جی، سب سے پہلے جی میں وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب کا اور اس صوبے کے وزیراعلیٰ جناب محمود خان صاحب کا اپنے مرکزی اور صوبائی قائدین کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے ذمہ داری کے لئے مجھے یہ مقام دیا ہے اور ان شاء اللہ میری یہ بھرپور کوشش رہے گی کہ جو ذمہ داری دی کہ اس کو بطریق احسن اس صوبے کے عوام کے لئے، اس کو صاف پانی کی جو فراہمی ہے، اس کو بلاتعطل ان شاء اللہ تعالیٰ جاری رکھ سکوں اور اس میں سے مزید بہتری جو ہے ان شاء اللہ لے کر آسکوں۔ ابھی جو محترمہ شاہدہ صاحبہ کا جو کال اٹنشن ہے، اس میں یہی ہے کہ یہ ٹی ایم اے مردان کی زیر نگرانی جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس پلیز۔ ثناء اللہ صاحب، ٹائم بڑا کم رہ گیا ہے، اپنی نشستوں پر سب تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے آبنوشی: یہ ٹی ایم اے کی زیر نگرانی ہے اور اس کی زیر نگرانی اس کی تعمیر ہوئی ہے اور اس کو 28-08-2019 کو وہاں کے جو پی ایچ ای ایکسئین ہے، اس نے اس کا وزٹ کیا تھا اور اس کی جو Over head ٹینکی ہے، اس میں جو مین بات ہے وہ یہ ہے کہ اس سے پانی کی فراہمی نہیں ہے کیونکہ ڈائریکٹ پمپنگ سے پانی کی فراہمی شروع ہے اور دوسرا یہ ہے کہ 13-2012 کی اے ڈی پی سکیم میں وہاں پر ایک عدد ٹیوب ویل بھی بنایا گیا ہے لیکن ابھی اس طرح ہے کہ اس سکیم کی Look after ٹی ایم اے مردان اور ڈبلیو ایس ایس سی مردان کر رہے ہیں، ابھی اس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کوئی سکیم نہیں ہے تو اگر اس مسئلے کو وہاں پر اس کے ساتھ زیر بحث لایا جائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا اور اس میں اگر کسی اور بھی ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے اس کا کچھ ہے تو یہ بے شک آفس آسکتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس ہاؤس کے جتنے بھی ہمارے ممبران صاحبان ہیں، چاہے حکومت کی بنچز سے ہیں یا اپوزیشن بنچز سے ہیں تو اس میں یہی ہے کہ اس صوبے کے عوام کے بہتر مفاد کے لئے اور پانی کی فراہمی اور صاف پانی کی فراہمی کے لئے جتنی بھی اس کی تجاویز ہیں تو میں اس کو ویلکم کروں گا اور ان شاء اللہ وتعالیٰ اس صوبے کے عوام کے لئے اس کی تجاویز کو ویلکم کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں مزید بہتری

کے لئے میرا آفس، میں اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے جتنے بھی آفیسرز ہیں ہمہ وقت اس کے لئے تیار رہیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو ریاض خان، اب ہوا یہ ہے کہ یہ آپ کا جو کال اٹنشن ہے، یہ محکمہ پبلک ہیلتھ سے Related نہیں ہے، لوکل باڈیز سے Related ہے Because یہ ڈبلیو ایس ایس سی تو لوکل باڈیز کے انڈر ہے تو اب ان کا منسٹر اس وقت موجود نہیں ہیں، میں اس کو پینڈنگ کر لیتا ہوں، ایک آدھ دن میں جب منسٹر صاحب آجائیں تاکہ پھر آپ کا مسئلہ حل ہو جائے تو آپ کا مسئلہ لوکل باڈیز منسٹر حل کریں گے، یہ نہیں کر سکتے، یہ ریاض خان صاحب کا ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ شاہدہ: گرنے کا خطرہ ہے۔

جناب سپیکر: کریں گے لیکن وہ منسٹر صاحب آجائیں ناں تو آپ کو میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا کر دوں گا تاکہ ان کے نوٹس میں آجائے۔

محترمہ شاہدہ: تین مہینے پہلے بھی میں نے اس پر بات کی تھی۔

جناب سپیکر: بس ایک آدھ دن ٹھہر جائیں۔

محترمہ شاہدہ: اور شہرام ترکئی کے ساتھ اور یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نیا منسٹر آگیا بنگش صاحب، وہ چارج سنبھالیں تو پھر جس دن آئے Friday یا Monday آپ۔۔۔۔۔

محترمہ شاہدہ: اس کو پینڈنگ کر لیں سر۔

جناب سپیکر: میں اس کو پینڈنگ کر رہا ہوں، اس کو پینڈنگ کر لیتے ہیں۔

حکومت خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017-18 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8, honorable Minister for Law, to please lay the annual report of the Auditor General of Pakistan on accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the Year 2017-18, in the House.

Minister Law: Thank you, Mr. Speaker. M0r. Speaker, I intend to lay the following annual report of the Auditor General of Pakistan for the Year 2017-18 before the Assembly under Article 171 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, read with rule 198 of the Provincial Assembly of Khyber Pakthunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988:

1. Appropriation Accounts for the Year 2017-18
2. Financial Statements for the Year 2017-18
3. Audit Report on Revenue Receipts for the Year 2017-18
4. Audit Report on Public Sector Enterprises for the Year 2017-18
5. Audit Report on the Accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the Year 2017-18.

Mr. Speaker: Its stands laid.

حکومت خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال2017-18 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9, honorable Minister for Law, to please move that the annual reports of the Auditor General of Pakistan on accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the Year 2017-18 may be referred to the Public Accounts Committee.

Minister Law: Mr. Speaker, I intend to move that the said report may be referred to the Public Accounts Committee for examination.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the annual report of the Auditor General of Pakistan on accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2017-18 may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the report is referred to the Public Accounts Committee.

حکومت خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ برائے سال2014-15 کی مدت میں توسیع کے لئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10. Dr. Sumera Shams Sahiba, MPA, Member Public Accounts Committee, to please move for extension

in time period to present the report of the Public Accounts Committee on the accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2014-15, in the House. Sumera Shams Sahiba.

Dr. Sumera Shams: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of Chairman Public Accounts Committee, intend to move under rule 161 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Public Accounts Committee on the accounts of Khyber Pakhtunkhwa for the Audit Year 2014-15 may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in time period may be granted to present the report of the Committee in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

حکومت خیبر پختونخواکے حسابات سے متعلق پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے

سال2014-15کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, extension in time period is granted. Dr. Sumera Shams Sahiba, MPA, Member Public Accounts Committee, to please move that the report of Public Accounts Committee on Accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2014-15 may be presented in the House.

Dr. Sumera Shams: شکریہ سپیکر صاحب I, on behalf of the Chairman Public Accounts Committee, intend to present the report of the Public Accounts Committee for the Audit Year 2014-15, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

حکومت خیبر پختونخواکے حسابات سے متعلق پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ برائے

سال2014-15کا کو منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12, Dr. Sumera Shams Sahiba, MPA, to please move that the report of the Public Accounts Committee on Accounts of Government of Khyber Pakhtunkhwa for the year 2014-15 may be adopted.

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب، رپورٹ سے پہلے میں کچھ کہنا چاہونگی، اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ سمیرا شمس: رپورٹ کے بارے میں یہ ہے کہ یہ رپورٹ 2014-15 کی تھی جو کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو ریفر ہوئی تھی اور ہاؤس میں یہ Last year جو 2017 تھا، پریویس گورنمنٹ کے Tenure میں لاسٹ ایئر جب یہ پیش کی گئی تھی اور ہاؤس کو ریفر کی گئی تھی، اس میں ٹوٹل تقریباً 198 Paras رپورٹ ہوئے تھے اور اس کے ساتھ پی اے سی نے ایگزامینیشن سٹارٹ کی تھی اور فرسٹ جون کی Two sittings تھیں، اس میں انہوں نے 22 اور رپورٹ Examine کی تھیں، اس کے بعد پھر 16 نومبر 2018 کو یہ Examination آ گئی اور Pursue کی گئی اور پی اے سی کی جو اس کے بعد 15 sittings ہوئیں، اس میں جو باقی 176 draft paras تھے، ان کو Examine کیا گیا اور اس میں تقریباً 20 ڈیپارٹمنٹس Involve تھے۔ Now, I on behalf of the Chairman Public Accounts Committee, move that the report of the Public Accounts Committee for the Audit Year 2014-15 may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that report of the Public Accounts Committee on accounts of Government of Khyber Paktunkhwa for the year 2014-15 may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

Mr. Speaker: اوہو۔ جاگ جاؤ ممبران اسمبلی پلیز The ‘Ayes’ have it, the report is adopted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5, ‘Privilege Motion’: Ms. Sobia Shahid Sahiba, MPA, to please move her privilege motion No. 46, in the House. Ji, Shobia Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے مورخہ 6 جنوری کو وقفہ سوالات کے دوران سوال نمبر 4882 جو کہ محکمہ خوراک سے تعلق رکھتا ہے جس میں میں نے سوال کا جواب مانگا تھا مگر محکمے نے مجھے ادھورہ نامکمل جواب دیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ تمام ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میرے اس مدعا کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Qalandar Lodhi Sahib, Minister for Food.

<u>جناب قلندر خان لودھی(وزیر خوراک):</u> جناب سپیکر، کل ان کا ایک سوال آیا تھا وہ لمبا تھا تو میں نے اس کا بڑی ڈیٹیل میں ان کو جواب بھی دیا تھا اور اس میں نے Carrier bags کی تعداد ان کو بتائی کہ کتنے لاکھ ٹن میں نے Procurement کی ہے، کتنے کی ہم نے پرچیز کی ہے اور اس کے ساتھ کاسٹ بھی بتادی تھی اور اس کی ساری اماؤنٹ بھی بتادی تھی لیکن ان کی جو رسیدیں یا اتنے بڑے پلندے وہ مانگ رہے تھے، جب محکمے کی طرف سے میرے پاس سوال آیا تو میں نے ان کو کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے، میں نے خود محکمے کو کہا تھا کہ اتنے بڑے پلندے کی ضرورت نہیں، ہم زبانی جواب دیں گے، اگر ہم اس کی فوٹو اسٹیٹ پر چار پانچ لاکھ روپے خرچ کریں گے تو ایک غریب صوبے کے لئے یہ ممکن نہیں ہے، یہ فگرز ٹھیک ہیں، اگر کوئی کرپشن کی بات ہوتی تو میں ضرور بات کرتا لیکن وہ چونکہ میری چھوٹی بہنوں کی طرح ہیں، اگر فرض کیا یہ پریویلج کے لئے Insist ہی کر رہی ہیں لیکن اس میں کچھ نہیں ہے، پھر درانی صاحب نے بھی بات کی، وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، میں نے پھر ان کو ایشورنس بھی دی تھی کہ آپ میرے دفتر آجائیں، سیکرٹری کے دفتر آجائیں، آپ کوئی جگہ رکھتے ہیں، میں سیکرٹری سمیت اور میرا ڈائریکٹر بھی، پورے ہم آجاتے ہیں، آپ کی یہاں تسلی کرتے ہیں، اب مجھے پریویلج پر کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ بھیج دیں گے کیا ہوگا؟ پورے صوبے کو Exercise کریں گے یا پورے صوبے کا ریکارڈ میں کیسے ان کے پاس لے کر آوں گا؟ سارے لوگ اس کے لئے پابند ہو جائیں گے، آج کل ہماری ریلیزز ہیں، گندم کے کیا حالات بنے ہوئے ہیں، صوبے میں آٹے کی کیا پوزیشن ہے، وہ دیکھیں گے یا اس کا جواب، تو یہ اگر کہتی ہیں اور پھر میری ریکویسٹ ہے کہ اگر ان کی تسلی ہے تو یہ کل ٹائم رکھ لیں، میرے آفس میں بیٹھ جائیں۔ میں سیکرٹری کو بلالیتا ہوں، میں ڈائریکٹر کو بلالیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Sobia Bibi, it’s not bad suggestion.

لودھی صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ اتنے Receipts وغیرہ اتنے بڑے پلندے ہیں کہ اس میں بہت زیادہ Expenditure ہے، تو اگر آپ ان کے دفتر میں یا جہاں بھی اسمبلی میں رکھ لیں، یہ آکر آپ کو Satisfy کریں گے اور آپ کے Grievances سنیں گے تو اگر کرپشن کی کوئی آپ کے پاس ہے تو منسٹر صاحب ادھر ہیں، آپ ان کو دیں تاکہ یہ ایشو ختم ہو جائے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب، جو کوئسچن کیا تھا اور جو کرپشن کا وہ کوئسچن اگر کمیٹی کو بھیج دیتے تو کمیٹی میں اس کی Proper جانچ ہو جاتی، وہ تو ایک الگ ایشو ہے، ایک الگ بات ہے کہ میں بیٹھوں گی یا

کمیٹی والے اور پھر اس کو دیکھیں گے، میرے بیٹھنے سے کیا ہو گا جو Un-officially ہو گا یا میں ادھر بیٹھوں یا ادھر Proper اس میں میں کیا کر سکوں گی؟ اگر وہ کو نسچن Proper طور پر کل کمیٹی چلا جاتا تو کمیٹی میں اور بھی ممبران ہوتے اور بھی لوگ ہوتے لیکن اس میں ووٹنگ ہوئی اور پی ٹی آئی والے جتنے ممبران تھے اس نے اپنی میجارٹی کا مظاہرہ کیا اور اس بات کو دبایا، وہ تو ایک الگ ایشو ہے، ایشو اس ایوان کے استحقاق کا ہے جو مجروح ہو جاتا ہے، اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ میں کوئی غلطی ہو تو وہ صحیح طریقے سے ہمیں جواب بھی نہیں دیتے۔

Mr. Speaker: Short please, short please, time is short

محترمہ ثوبیہ شاہد: ابھی تو میں اس چیز کی بات کر رہی ہوں، وہ تو جو لودھی صاحب مجھے کہہ رہے ہیں-----

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب، وہ کہتی ہیں جی کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر، ہمارے قابل احترام سی ایم ہر چیز کو وہ بہتر سمجھتے ہیں، ہم نے ہر چیز ان سے ڈسکس بھی کی ہوتی ہے، اب جو منسٹر انچارج ہوتا ہے اس کی Responsibility ہوتی ہے کہ جب اس کے پاس اسمبلی کی طرف سے کوئی سوال دیتا ہے، وہ Approval کے لئے منسٹر کے پاس آتا ہے تو میں نے As a Minister ان کو خود کہا کہ میں محکمے کو اب کیسے کہوں کہ محکمے کی اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہے کہ اتنے بڑے کا غذات کی ضرورت نہیں ہے، آپ فگرز دے دیں، میں اپنی اس چھوٹی بہن کو مطمئن کر لوں گا، ہاؤس کو مطمئن کر لوں گا، ابھی چھ سات سال میں کوئی کرپشن کا ایک کیس بھی فوڈ کا نہیں آیا، کوئی بات نہیں ہوئی، پھر بھی ان کی بات ہوئی، کل 'مشرق' والوں نے لکھا ہے کہ کرپشن ہے کہ یہ ہو گیا وہ ہو گیا، تو میں یہ کہتا ہوں کہ ایک بات کو ہائی لائٹ کرنے کا فائدہ نہیں ہے، ہمارا صوبہ ہے، ہم سب کا ایک ہاؤس ہے، اگر ان کو میرے محکمے پر کچھ تحفظات ہیں، میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں ان کی ہر قسم کی تسلی کروں گا لیکن باوجود اس کے اگر یہ Insist کر رہی ہیں تو میں اس ہاؤس کا وہ بھرم رکھنے کے لئے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر آپ اس کو کمیٹی میں بھیجتے ہیں لیکن اس میں ہو گا کیا؟ اس کی Exercise کیسے ہو گی، پورے صوبے سے کیسے ہم چیزیں لا کر اکٹھی کر کے دے دیں گے؟

جناب سپیکر: بس ثوبیہ بی بی کی ضد پوری ہو جائے گی۔

وزیر خوراک: کوئی Specific یہ مانگیں، ڈسٹرکٹ پشاور کی بات کریں یا پھر ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ کی بات کریں، جہاں ان کو کوئی شک ہے تو میں ان کے لئے کچھ کر سکوں گا، یہ میں 26/27 ڈسٹرکٹس سے کیسے

میں ان کو چیزیں لا کر دوں گا، مجھے سمجھ نہیں آتی، پتہ نہیں ان کو کس نے اس بات پر چھیڑ دیا ہے، اس میں ہے کچھ بھی نہیں، Specific کوئی چیز ہو تو کوئی چیز۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، دیکھیں قلندر لودھی صاحب ایک سینئیر موسٹ، دین دار اور بڑے سادہ منسٹر ہیں، وہ یہاں پر جو بھی بات کہتے ہیں سچائی سے کہتے ہیں اور یہاں تک انہوں نے کہہ دیا کہ میں نے محکمے کو روکا تھا کہ اتنی بوریاں لے کر نہ آئیں، اب آپ نے یہ جو پریویلج لایا ہے، یہ ڈائریکٹ منسٹر صاحب کے خلاف ہو گا، یہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کے خلاف نہیں ہو گا (مداخلت) دیکھیں، چونکہ انہوں نے اسی فلور پر آپ کو کہا کہ میں نے ان سے اصرار کیا تھا کہ پانچ چھ لاکھ کا خرچہ ہو رہا ہے تو اتنی چھوٹی چھوٹی رسیدوں کی بوریاں ہوں گی، بوریاں آپ کے پاس لے بھی آئیں گے تو کیا ہو گا؟ تو آپ مہربانی کریں منسٹر کے خلاف یہ بنتا ہے اس کو واپس کر لیں چونکہ پھر اس میں انہوں نے خود فلور آف دی ہاؤس میں Commit کیا تو آپ مہربانی کر کے ایسا کریں کہ آپ لودھی صاحب کے ساتھ مل کر اسمبلی میں کوئی Date رکھ لیں اور ان کے عملے کو یہی پر بلا لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، پہلے تو یہ ہے کہ یہ میرا مسئلہ نہیں ہے، یہ عوام کا مسئلہ ہے جو اس محکمے میں ہے اگر لودھی صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے بہت محنت کی اور بہت سے کھینچ کر رکھا ہے تو حل بھی مجھے بتائیں ناں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو حل بتا دیا ناں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: پنجاب میں بیس کلو آٹے کا جو ریٹ مل رہا ہے، وہ آٹھ سو روپے کا ہے اور ہمارے صوبے میں ایک ہزار پچاس گیارہ سو کی ابھی مل رہی ہے جو چیزیں ان کے پاس ہیں، میں نے صرف رسیدیں مانگی ہیں، میں نے چیک کی فوٹو کاپیاں مانگی ہیں کہ کہاں سے آپ لوگوں نے خریداری کی ہے، کہاں سے آپ لوگوں نے۔۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، مجھے اجازت دیں تاکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: پہلے ذرا ان کی سن لیں۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، دیکھیں ایک طرف تو آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ دین دار وہ نمازی ہیں، وہ حاجی ہیں، وہ پرہیزگار ہیں اور دوسری طرف آپ رولنگ دے رہے ہیں کہ قلندر صاحب اور ثوبیہ کی *(++) کروادیں۔ (قہقہے اور تالیاں)

جناب سپیکر: اسے Expunge کردیں جی، یہ بات آپ شوکت یوسفزئی کے بارے کہتی تو ہم مان بھی لیتے (قہقہے) تو قلندر لودھی صاحب کے بارے میں نہ کہیں۔ جی شوکت صاحب۔

وزیر اطلاعات: میں کافی دیر سے سن رہا ہوں بلکہ کل سے سن رہا ہوں، اس کیس میں آپ بڑی دلچسپی لے رہے ہیں ورنہ جو کوئسچز آور ہوتا ہے، اس میں بات ختم ہو جاتی ہے لیکن میرے خیال میں اس کیس میں آپ کو بھی کافی دلچسپی ہے۔ جناب سپیکر، انہوں نے قیمتوں کے حوالے سے بات کی، یہ بالکل ہمارے پاس دو تین قسم کا آٹا آتا ہے، ایک ہمارا لوکل آٹا ہے، ایک فائن آٹا ہے اور ایک سپر فائن آٹا ہے تو جو آج کے ریٹس ہیں پنجاب اور اپنے خیبر پختونخوا کے تو میں اس کو Compare کرتا ہوں اور یہ بالکل کنفرم کرا سکتے ہیں (محترمہ ثوبیہ شاہد کو مخاطب کراتے ہوئے کہا) کہ آپ بیٹھ تو جائیں نا، آپ بیٹھ جائیں ناں تو جناب سپیکر، دو چیزیں ہیں ایک یہ ہمارے پاس جو Wheat آتی ہے، گندم آتی ہے تو اگر آپ لوکل مارکیٹ کا ریٹ دیکھیں تو وہ ہے 4350 اور ہم دیتے ہیں 3450، ہم یہ سبسڈائز کرتے ہیں، اب صرف یہ دیکھنا ہے کہ کیا یہ جو فلور مل والے ہیں، وہ گرائنڈنگ کرتے ہیں کہ نہیں کرتے ہیں؟ اس پر چیک رکھنا پڑے گا لیکن اس کے علاوہ بھی میں آپ کو بتاؤں کہ ہمارا لوکل آٹا 800 روپے پر ہے، باقی وہ جو سپر فائن اور فائن پر جاتے ہیں تو اس میں بھی میرے پاس جو آج کے ریٹس آئے ہیں جو Red آٹا ہے وہ 870 ہمارا لوکل ہے اور 930 وہ پنجاب کا ہے، یہ کنفرم کرا سکتے ہیں، یہ آج کا ریٹ ہے۔ اسی طرح جو فائن آٹا ہے 1030 ہمارا ہے اور 1040 پنجاب کا ہے، نانبائی جو استعمال کرتے ہیں جو پچاسی کلوگرام کا ہے وہ 4300 ہمارا ریٹ ہے اور پنجاب کا 4400 ہے، تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ جو فائن آٹا ہے اس پر ہمارا کوئی ٹرسٹ نہیں کیونکہ یہ پنجاب سے آتا ہے جو ہمارا اپنا آٹا ہے وہ ہم سبسڈائز کر رہے ہیں، ہم نے گندم سبسڈائز کی ہیں، تو میں یہ گزارش کرونگا کہ یہ جو ہمارا لوکل آٹا ہے یہ صحت کے لئے بھی اچھا ہے، یہ جو فائن، سپر فائن

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

آٹا استعمال کرتے ہیں اس سے تو بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں تو میں تو Recommend کروں گا جناب سپیکر، کہ یہ جو اپنا لوکل آٹا ہے اس کو استعمال کیا جائے روٹی بھی سستی ہو جائے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ثوبیہ بی بی، میں پھر آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ دیکھیں آج تک کسی کی پریولیج موشن Defeat نہیں ہوئی، یہ Defeat ہو جائے گی، اس سے بہتر ہے کہ آپ اس کو واپس لے لیں، منسٹر کے خلاف ان کی سادگی کی وجہ سے یا دیانتداری کی وجہ سے پریولیج نہ لائیں ورنہ وہ کبھی بھی آپ سے یہ نہ کہتے کہ بھئی میں نے روکا ہے، میں خود بھی منسٹر رہا ہوں، ہم ڈیپارٹمنٹ پر ڈالتے لیکن انہوں نے اپنے سر لیا۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب، ہمارے معزز ممبر ہیں، بس سر، اگر یہ اپنے سر لیتے ہیں تو میں اس کی بہت عزت کرتی ہوں، ہمارے معزز ممبر ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> لیکن ایک ڈیپارٹمنٹ اگر ہمیں اسی طرح غلط جواب دے اور ان کا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، اس کا Solution نکالیں گے لودھی صاحب، آپ ابھی ثوبیہ بی بی کے ساتھ ٹائم رکھ لیں ادھر ہی اسمبلی میں کل پرسوں جس وقت وہ بھی Available ہوں اپنے سیکرٹری کو بلائیں اور ان کو Satisfy کریں، تھینک یو، تھینک یو۔

محترمہ نعیمہ کشور خان، رکن اسمبلی کے سوال نمبر 4897 پر بحث

<u>Mr. Speaker:</u> Discussion on Question No. 4897 of Ms. Naeema Kishwar Khan, MPA, relating to Mineral Department under rule No. 48, Notice given by Malik Badshah Saleh, MPA.

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب، فیصلہ تو یہ ہوا تھا کہ یہ کل ہو گا، آج این ایف سی پر بحث ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بادشاہ صالح صاحب، جی لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، ریکویسٹ یہ تھی کہ بہر حال وہ آنریبل ممبرز ہیں اگر وہ کہتے ہیں تو پھر ان سے ہی میں ریکویسٹ کر سکتا ہوں کہ چونکہ یہ محکمہ بھی ابھی چلا گیا ہے ایک دوسرے کیبنٹ ممبر کے پاس اور ویسے بھی آج وہ نیشنل فنانس کمیشن والی بھی ہماری ایک بحث ہے تو میں ریکویسٹ یہ کر رہا ہوں، چونکہ عارف احمد زئی صاحب کو یہ محکمہ مل گیا ہے اور اس سے پہلے بھی آپ نے ایک رولنگ دی ہے، یہ دوسرا جو ایشو تھا اس کو بھی آپ نے ڈیفر کر دیا ہے تو میری Suggestion یہ ہو گی کہ اگر اس کو بھی مطلب ختم نہ کریں پینڈنگ

کر لیں، ڈیفر کر دیں کسی دوسرے دن کے لئے تاکہ وہ ڈیپارٹمنٹ جس کا اس نے ابھی چارج لیا ہے سر، وہ Obviously کوئی بریفنگ لے گا۔

جناب سپیکر: یہ اچھی تجویز ہے بادشاہ صالح صاحب، آگے ہم اس کو ڈیفر کر لیتے ہیں اگلے کسی دن پر آجائے گا۔

جناب بادشاہ صالح: ٹھیک ہے جی۔ ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Discussion under rule 73, on adjournment motion No. 132 of Mr. Akram Khan Durrani Sahib, Mr. Inayatullah Sahib, Mr. Sardar Hussain Sahib, Sardar Aurang Zeb Sahib and Ms. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba, MsPA.

آج جو اس میں نام ہیں، مسٹر احمد کنڈی صاحب، On the Debate، موؤر بھی کریں گے، موؤر اس میں کون تھا، یہ سارے کریں گے ناں۔

جناب احمد کنڈی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔

جناب سپیکر: اس کو بھی آج ختم نہیں کیا جا سکے گا Continue رکھیں گے، کل بھی ختم نہیں ہوا آج بھی پتہ نہیں، ختم نہیں ہو گا۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، بڑا ہی ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کا کوئی ٹائم نہیں ہے، یہ ڈیبیٹ شروع ہو گئی۔ جی، کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: توجہ طلب موضوع ہے جس کے اوپر بحث کرنی ہے اور میری گزارش ہو گی اگر آپ پہلے سے Nominate کر لیں کہ اس پر جواب کون دے گا یا جو ہم Recommendations دیں گے یا تجاویز دیں گے تو کون ریسپانڈ کرے گا؟ اور کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ فنانس والا ہے ناں۔

جناب احمد کنڈی: سر، دیکھیں ہمارا جو نیشنل ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ این ایف سی والا ہے ناں، تو اس کا جواب کون دے گا؟ این ایف سی پر تو ۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: سر، دیکھیں اس پر میری ایک تجویز ہے، دیکھیں یہ بڑا Important forum ہے ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ، آپ کا کیا مسئلہ ہے؟ لوں گا آپ کا نام ناں، تو کریں گے نا، ایک وقت میں دو تو نہیں بول سکتے، آپ کو میں ٹائم دوں گا۔

جناب احمد کنڈی: سر، دیکھیں یہ جو نیشنل فنانس کمیشن کا جو فورم ہے، یہ بڑا Important forum ہے۔

جناب سپیکر: اس ڈیبیٹ کو میں پینڈنگ کرتا ہوں اور کل کے لئے اس کو رکھیں، کل تو نہیں جو اگلا دن آئے گا اور اس میں فنانس منسٹر صاحب خود یہاں پر موجود رہیں تاکہ وہ ریسپانڈ کر سکیں۔

جناب احمد کنڈی: تھینک یو، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: ایک دو منٹ ہیں، اس میں کوئی اور کام کر لیتے ہیں، کس کو موقع دیں؟ جی نعیمہ کشور صاحبہ، کیا آپ کا توجہ دلاؤ ہے جی؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، ایک چیز سر، ایک اہم چیز ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دے دیتا ہوں، چلیں اب ٹائم مل گیا، آپ کو دے دیتا ہوں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، میں ایک اہم چیز، ایک اہم چیز-----

جناب سپیکر: کال اٹنشن ہو جائے پھر آپ کر لیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں ایک اہم چیز کی طرف توجہ دلانا چاہ رہی تھی۔

جناب سپیکر: جی!

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، جب فاٹا کا مرجر ہو رہا تھا تو ان کے ساتھ کچھ وعدے کئے گئے تھے، ان کو دس سال کے لئے Tax exemption دی گئی تھی، ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ دس سال کے لئے آپ کو کچھ خاص اماؤنٹ ڈویلپمنٹ کے لئے دی جائے گی لیکن اب کچھ دن پہلے جو پشاور کی سب تحصیل حسن خیل ہے، اس کو کوہ دامان میں شامل کیا گیا ہے، اس کا مطلب ہے کہ یہ علاقہ اب جو ٹیکس چھوٹ ہے، اس سے بھی نکل گیا، جو ڈویلپمنٹ فنڈ استعمال ہوگا وہ اس سے بھی نکل گیا، تو اس قسم کے ہتھکنڈے جو نیو مرج ایریا کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت افسوسناک ہے، حکومت کو اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے کیونکہ اس سے بہت زیادہ Effect ان لوگوں پر پڑے گا جو فاٹا مرجر کے ساتھ ان کے ساتھ وعدے کئے گئے تھے، ان کو ٹیکس چھوٹ دی گئی تھی، باقی چیزیں تو این ایف سی میں جب بحث ہوگی میں اس میں ڈسکس کروں گی لیکن یہ اب جو ہوا ہے جو ایف آر پشاور کا جو سب تحصیل حسن خیل کو کوہ دامان میں شامل کیا گیا ہے تو یہ صرف ایک علاقے کو نہیں نکالا گیا جو مرج ایریا سے جو وعدہ کیا گیا ہے، وہ اب اس سے بھی نکل جائے گا، جو ٹیکس چھوٹ ہے یا جو ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے، وہ اب ان علاقوں میں نہیں

ہو گی تو گورنمنٹ ہمیں اس پر جواب دے کہ کیوں ان علاقوں کو فاٹا سے نکال کے ان کو سیٹلڈ ایریا میں شامل کیا گیا ہے؟ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: Sardar Yousaf, are you ready for resolution سردار یوسف صاحب، آپ کی ریزولیوشن تیار ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، جی ہاں۔

جناب سپیکر: پہلے رول ریلیکس کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کروں گا کہ رول 240 کو رول 124 کے تحت ریلیکس کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that under rule 124, rule 240 may be relaxed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, rule relaxed. Sardar Yousaf Sahib.

قراردادیں

سردار محمد یوسف زمان: تھینک یو جناب سپیکر، میں اس ایوان کے تمام ممبران کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، یقیناً اس مسئلے پر تمام ممبران متفق ہوں گے کہ مسئلہ بڑا گھمبیر ہے اور اسے حل کرنا بھی بہت ضروری ہے جو کہ مجھ سمیت اس ایوان کے تمام ممبران کی اہم ذمہ داری ہے۔ جناب سپیکر، مسئلہ کراچی میں ان لوگوں کا ہے جو صوبہ خیبر پختونخوا سے محنت مزدوری کے لئے کراچی میں عرصہ دراز سے آباد ہیں، جن میں بلوچستان کے محنت کش بھی شامل ہیں جن میں پنجاب کے لوگ بھی شامل ہیں اور ان تینوں صوبوں کے لوگ جو وہاں پر آباد ہیں، کراچی کو روشنیوں کا شہر بنانے میں ان کا بڑا کردار ہے اور ان کا ووٹ بینک بھی کراچی میں موجود ہے جس میں وہ اپنے ووٹ کا حق وہاں استعمال کرتے ہیں مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ان تین صوبوں کے لوگ بالعموم اور خاص طور پر خیبر پختونخوا کے لوگوں کے ساتھ مہاجرین جیسا سلوک کیا جارہا ہے جو کہ ناقابل برداشت ہے کیونکہ ان کا قصور یہ ہے کہ ان کی این آئی سی پر ایڈریس ڈبل ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی کچھ زمین وغیرہ اپنے آبائی علاقوں میں ہے جس کی وجہ

سے قانونی طریقے کے مطابق انہوں نے اپنا ایڈریس ڈبل لکھوایا ہے مگر افسوس اس ایڈریس کو ایشو بنا کر آج کراچی میں ان کے بچوں کا ڈومیسائل اور پی آر سی نہیں بن رہا، ان کے بچوں کو کالج سکولوں میں داخلہ نہیں مل رہا، ان کے بچوں کو سرکاری نوکری میں بھرتی نہیں کیا جارہا، جن کو بھرتی کیا گیا تھا ان کو بھی کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر نکالا جارہا ہے۔ جناب سپیکر، میں جب بھی کراچی جاتا ہوں تو ان تینوں صوبوں کے لوگ بالخصوص خیبر پختونخوا کے لوگ ان کا تعلق کسی بھی سیاسی پارٹی سے ہو، وہ اپنے ساتھ زیادتی اور ناروا سلوک کی شکایات کے انبار لگا دیتے ہیں، لہذا اس ایوان کے تمام ممبران کو چاہیئے کہ اس اہم مسئلے کے لئے ان کے حق میں آواز اٹھائیں اور قومی اسمبلی میں بھی یہ آواز اٹھنی چاہیئے، لہذا یہ اسمبلی اب صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرے کہ وہ سندھ حکومت کو ہدایت کرے کہ ان شہریوں کے حقوق دلانے کو یقینی بنایا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The question before the House is that the resolution, moved by the honorable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it, the resolution is passed. Ji, Hafiz Isam ud din Sahib.

<u>حافظ عصام الدین:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ٹائم دینے کا شکریہ۔ سپیکر صاحب، ہر ملک میں ہر شہری کا یہ حق ہے کہ اسے ریاست تحفظ فراہم کرے جہاں کہیں بھی ہو، غریب ہو، مالدار ہو، امیر ہو، عالم ہو، طالب علم ہو، چھوٹا ہو، بڑا ہو، ہر شہری کا ریاست پر یہ حق ہے کہ اس کو تحفظ فراہم کرے۔ پہلے تو ہم قبائلی تھے، فاٹا سے تعلق رکھنے والے تھے، ابھی تو ہم پاکستانی بن گئے لیکن اس کے باوجود ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے سپیکر صاحب، کہ ہمیں تحفظ حاصل نہیں ہے۔ کراچی میں چار پانچ دن پہلے کا واقعہ ہے ہمارے ایک جمعیت علماء اسلام کا کارکن عالم ہے، مفتی ہے، نور الدین نام ہے، رات کو ایک بجے پولیس کی تین گاڑیاں آتی ہیں سول لباس میں وہ ملبوس ہیں اور اسے گھر سے لے جاتے ہیں تو یہ کیا طریقہ ہے، جرم کیا ہے، کیا صرف اس کا جرم یہ ہے کہ وہ وزیرستانی ہے، وہ قبائل سے تعلق رکھتا ہے؟ میں اس صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا سے آپ کے توسط سے میں سندھ حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ مولانا نور الدین صاحب کی جلد از جلد بازیابی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ اس کے علاوہ ہمارے علاقے سے تعلق رکھنے والے ایک اور جو پرسوں وہ ڈیرہ اسماعیل خان سے سعودیہ کے لئے لاہور جاتے ہیں، گاڑی میں بیٹھتے ہیں، جب

لاہور میں گاڑی سے اترتے ہیں ائیر پورٹ اور اڈے کے بیچ میں وہ غائب ہو جاتے ہیں، وہ تو سعودیہ سے آئے تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو، یہ لاء منسٹر صاحب نوٹ کریں جو انہوں نے کیا ہے، اس کو سارا۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر، اس کے علاوہ ایک اہم مسئلہ رہ گیا۔

جناب سپیکر: جی کیا مسئلہ رہ گیا؟

حافظ عصام الدین: اہم مسئلہ یہ ہے کہ جیسے باقی حضرات نے بھی ذکر کیا کہ برفباری کا مسئلہ، جہاں کے پی کے کے بعض علاقوں میں برفباری ہوتی ہے تو وزیرستان کے اکثر علاقوں میں بھی ان دنوں برفباری انتہائی تیزی سے جاری ہے، یہاں تو پھر بھی سڑک پکی ہے، وہاں تو ہماری سڑکیں کچی ہیں، وہاں جب تھوڑی سی برفباری ہو جاتی ہے تو ڈھیروں سارا برف روڈوں پر پڑی ہوتی ہے، روڈ کچے ہوتے ہیں تو ہفتوں مہینوں تک روڈ بند رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا یہ مسئلہ بھی حل کریں جی، گاڑی چاہیئے آپ کو برف صاف کرنے کے لئے ؟

حافظ عصام الدین: حکومت ہی اس کے لئے بہتر اقدامات کر سکتی ہے، گاڑی ہو جو بھی وسائل ہوں، روڈ صاف ہونے چاہیئں۔

جناب سپیکر: اوکے، لاء منسٹر نوٹ کریں۔ مسٹر شفیق شیر آفریدی، ایم پی اے Mr. Shafiq Sher Afridi, MPA, to move resolution اس میں بہت سے دستخط ہیں ریزولیوشن پڑھیں، ٹائم کم ہے۔

جناب شفیق آفریدی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، چونکہ سابقہ قبائل کی قربانیاں ساری دنیا کے سامنے ہیں کہ پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے پاک فوج کے ساتھ کمر بستہ تھے اور پھر دہشت گردی کے دوران تو قبائل کے ہر گھرانے نے فرداً مالی اور جانی نقصان اٹھائے ہیں، بہت زیادہ کوششوں کے بعد اللہ پاک نے ہم قبائل پر اپنا نظر رحم فرما کر قبائل کو صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا ہے، یہ سارے ہمارے بڑوں کی قربانیاں ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ جیسا صوبہ پنجاب میں واہگہ بارڈر، صوبہ بلوچستان میں چمن بارڈر اور گوادر پاک ایران بارڈر، آزاد کشمیر میں مظفر آباد سری

نگر بارڈر اور صوبہ گلگت بلتستان میں کاشغر بارڈر پر جو سہولیات مقامی عوام کے لئے میسر ہیں تو دوسرے صوبوں کی طرح صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی ضلع خیبر کے عوام کے لئے طورخم بارڈر اور ضلع موممند کے گورسل بارڈر سمیت قبائل غلام خان بارڈر، انگور اڈہ بارڈر اور اس کے ساتھ ساتھ لیوی پاس باجوڑ میں جتنے بھی بارڈرز آتے ہیں، ان تمام بارڈرز پر لوگوں کو کاروبار اور دیگر سہولیات میسر کرے تاکہ وہاں کے لوگ باعزت زندگی بسر کر سکیں اور عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو سکے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously.

(تالیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، میرے پاس ریزولیوشنز ہیں، ریزولیوشنز تو نہیں ہیں، پوائنٹس آف آرڈر ہیں۔ سراج الدین صاحب، چلے گئے ہیں، زینت بی بی، ایم پی اے، زینت بی بی بھی نہیں ہیں۔

محترمہ زینت بی بی: سر، میں ہوں۔

جناب سپیکر: جی ریزولیوشن جلدی جلدی پیش کریں تاکہ زیادہ کام کر لیں، کوئی پانچ سات منٹ، اذان کے بعد بھی ہم بیٹھ جائیں گے، اس میں بھی کر لیں۔

محترمہ زینت بی بی: شکریہ مسٹر سپیکر۔ سر، بیماریوں میں اضافے اور وائرس کے پھیلاؤ کی وجوہات زیادہ تر غذائی اجزاء میں ناقص اشیاء کی مقدار اور آلودہ پانی کا استعمال ہے، یہ صوبے کا متحرک مسئلہ ہے اور اس کے نتیجے میں شہریوں کی مجموعی صحت پر بھی اثر پڑتا ہے، خاص طور پر برسات کے موسم میں جب لوگ خراب پانی کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں، یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ فوڈ ٹیسٹنگ لیبارٹری عوام کو صحت کے خطرات سے محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے اور یہ حکام کے لئے طے شدہ معیار کے مطابق آلودگی اور ملاوٹ کا پتہ لگانے کے لئے ایک قائم کردہ سہولت فراہم کرتی ہے، اس سلسلے میں ایوان سے گزارش کی جاتی ہے کہ صوبائی سطح پر جدید ترین فوڈ ٹسٹنگ لیبارٹری قائم کریں جس میں کھانوں کی مصنوعات اور پانی سے متعلق مسائل کی نشاندہی ہو سکے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are

in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed.

سمیرا شمس صاحبہ کی ریزولیوشن ہے، مائیک آن کریں، جی سمیرا شمس صاحبہ۔

(مغرب کی اذان)

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میری ریزولیوشن حکومتی اور اپوزیشن کی تمام خواتین ممبران کی طرف سے ہے اور ساتھ آنریبل منسٹر فار لاء سلطان محمد خان صاحب نے بھی سائن کی ہے، اکبر ایوب صاحب نے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں جی۔

(گنتی جاری ہے)

محترمہ سمیرا شمس: نگہت بی بی میرے ساتھ یہ جائز نہیں تھا۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں جی، کاؤنٹ کریں، امجد صاحب۔

(گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am Friday, on 10th January, 2020.

(اجلاس بروز جمعہ 10 جنوری 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)